SINCE : 2001 INFUSING POSITIVE VALUES
TAMIR -E- SIASAT
تعمیر سیاست

Editor in chief :Quazi Makhdoom 9270574444
Tameerurdu@gmail.com
ایڈیٹران چیف:قاضی مخدوم
RNI.NO.MAHURD/2017/72712 / Vol:07 / Issue : 348 Sunday 15th December 2024 / Rs.2 / Pages: 4 / www.dailytameer.com
جلد نمبر ۷، شمارہ نمبر ۳۴۸ مورخہ ۱۵؍ دسمبر ۲۰۲۴ء، بروز اتوار، ۱۳؍ جمادی الآخر ۱۴۴۶ھ، قیمت ۲؍ روپے، صفحات: ۴

لڑائی آئین ہند بمقابلہ منواسمرتی ہے: راہل

نئی دہلی: ہندوستانی آئین کے ۷۵ ؍سال مکمل ہونے پر لوک سبھا میں گزشتہ روز جو بحث شروع ہوئی تھی وہ سنیچر کو بھی جاری رہی۔ اس بحث میں لوک سبھا میں اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی نے بھی حصہ لیا اور مرکزی حکومت کے بخیے ادھیڑ دیئے۔ انہوں نے ہندوستانی آئین، اس کی طاقت اور برسراقتدار طبقہ کے ذریعہ اسے نظر انداز کئے جانے پر اپنی بات کھل کر پیش کی۔ انہوں نے اپنی تقریر کے دوران براہ راست بی جے پی اور آر ایس ایس پر حملہ کیا۔ انہوں نے برسراقتدار طبقہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ اس وقت ملک میں لڑائی دو کتابوں آئین ہند اور منواسمرتی کے درمیان ہے اور ہمیں یقین ہے کہ آئین ہند فاتح رہے گا کیوں کہ منواسمرتی صرف ایک مخصوص طبقے کی کتاب ہے جبکہ آئین ایک ایک ہندوستانی کے دل کی آواز ہے۔ اپنی تقریر کے دوران راہل گاندھی نے ہندوتوا کے علمبردار وی ڈی ساورکر کے ذریعہ ہندوستانی آئین سے متعلق دیے گئے منفی بیان کا بھی ذکر کیا۔ راہل نے کہا کہ '' ویر ساورکر کا یہ بیان ریکارڈ پر موجود ہے کہ ہندوستانی آئین کے بارے میں سب سے بری بات تو یہ ہے کہ اس میں کچھ بھی ہندوستانی نہیں ہے۔'' راہل گاندھی نے ساورکر کے ذریعہ منواسمرتی کو ہی ہندوستان کا اصل قانون بتانے کا بھی تذکرہ کیا۔ انہوں نے برسراقتدار طبقہ سے پوچھا کہ '' آپ کے سپریم لیڈر نے کہا تھا کہ منو اسمرتی ہی وہ صحیفہ ہے جو ویدوں کے بعد سب سے زیادہ قابل تقلید ہے اور جس نے قدیم زمانے سے ہی ہماری ثقافت، رسم ورواج، فکر اور طرز عمل کی بنیاد رکھی۔ اس کتاب نے صدیوں سے ہماری قوم کے روحانی سفر کو مرتب کیا ہے۔ آج منواسمرتی ہی قانون ہے۔'' کانگریس رکن پارلیمنٹ نے اس کے بعد کہا کہ یہ ساورکر کے ہی الفاظ ہیں۔ حکمراں جماعت میں شامل لوگ اگر آئین کا دفاع کر رہے ہیں، تو میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا آپ اپنے سپریم لیڈر کے الفاظ پر قائم ہیں؟ آپ کو یہ سمجھنا چاہئے کہ جب آپ آئین کا دفاع کرتے ہیں تو اس کا مطلب ہے آپ ساورکر کا مذاق اڑا رہے ہیں، ان کو بدنام کر رہے ہیں۔ کیا آپ لوگ اس باریک نکتے کو سمجھ پا رہے ہیں یا نہیں؟ راہل گاندھی نے اپنی تقریر کے دوران اتر پردیش کی مثال بھی پیش کی اور ایک واقعہ کا تذکرہ کرتے ہوئے دعویٰ کیا کہ وہاں ہندوستانی آئین نہیں، بلکہ منواسمرتی نافذ ہے۔ انہوں نے کہا کہ کچھ دن پہلے میں ہاتھرس گیا تھا۔ وہاں ۴؍سال پہلے ایک لڑکی کی اجتماعی عصمت دری ہوئی تھی۔ جنہوں نے اجتماعی عصمت دری کی وہ آزاد گھوم رہے ہیں جبکہ متاثرہ کا کنبہ اپنے گھر میں بند ہے۔ وہ باہر نہیں نکل سکتا۔ جو قصوروار ہیں وہ روزانہ متاثرہ کے کنبہ کو دھمکاتے ہیں۔ اس سے قبل بحث میں حصہ لیتے ہوئے مرکزی وزیر برائے اقلیتی امور کرن رجیجو نے اس الزام پر صفائی پیش کی کہ مسلمانوں کو دوسرے درجے کا شہری بنانے کی کوشش ہو رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے ملک میں اقلیتی کمیشن ہے، جبکہ دوسرے ممالک میں ایسا نہیں ہے۔ اقلیتوں کیلئے خصوصی قانون بنایا گیا ہے۔ اقلیتوں کی فلاح وبہبود کیلئے بہت سی اسکیمیں بنائی گئی ہیں جن کا انہیں فائدہ مل رہا ہے۔ کانگریس کی حکومت ہو یا ہماری حکومت سب نے اپنے اپنے طریقے سے کام کیا ہے لیکن یہ کہنا غلط ہے کہ یہاں اقلیتیں محفوظ نہیں ہیں۔ ایسی بات نہیں کرنی چاہئے جس سے ملک کی شبیہ خراب ہو۔ اس ملک میں اقلیتیں سب سے زیادہ محفوظ ہیں۔ کرن رجیجو کے مطابق اسی لئے دوسرے ممالک سے متاثرین یہاں آتے ہیں۔

یوپی: لاؤڈ اسپیکر پر اذان دینے پر مسجد کے امام پر ۲؍لاکھ کا جرمانہ

اتر پردیش کے سنبھل کے ایک علاقے کی مسجد کے امام پر لاؤڈ اسپیکر پر اذان دینے کی پاداش میں ۲؍لاکھ روپے کا جرمانہ عائد کیا گیا۔ اس بابت حکام نے بلند آواز کی شکایت کا حوالہ دیا۔ سنبھل سب ڈویژنل مجسٹریٹ (ایس ڈی ایم) وندنا مشرا نے تصدیق کی کہ امام، جن کی شناخت ۲۳؍سالہ تہذیب کے طور پر کی گئی ہے، کو احتیاطی اقدام کے طور پر جرمانہ کیا گیا اور ضمانت دی گئی۔ ساتھ ہی یہ بھی ہدایت دی گئی کہ آئندہ چھ ماہ تک وہ آواز کی اس سطح پر اذان نہیں دیں گے۔ واضح رہے کہ یہ کارروائی سنبھل میں شاہی مسجد کے سروے کے بعد پھوٹ پڑے تشدد کے بعد کی گئی ہے۔ اس تشدد میں ۴؍افراد جاں بحق اور متعدد زخمی ہو گئے تھے۔ دریں اثنا، کانگریس لیڈر پرینکا گاندھی واڈرا نے لوک سبھا میں اپنی پہلی تقریر میں سنبھل میں تشدد کی مذمت کی اور بدامنی کو ہوا دینے میں بی جے پی کے مبینہ کردار کو اجاگر کیا۔ انہوں نے دیگر مسائل پر بھی توجہ دی، بشمول اڈانی گروپ کی اجارہ داری اور ملک گیر ذات پات کی مردم شماری کا مطالبہ۔

کسانوں پر پھر زیادتی، شمبھو بارڈر پر روکا گیا

ہریانہ کی امبالہ پولیس نے سنیچر کو شمبھو بارڈر سے دہلی جانے کی کوشش کرنے والے کسانوں پر آنسو گیس کے گولے، کالی مرچ کے اسپرے اور واٹر کینن فائر کیے جس میں تقریباً ۱۵؍کسانوں کے زخمی ہونے کی اطلاع ہے۔ فصلوں اور دیگر مطالبات پر کم از کم امدادی قیمت (ایم ایس پی) کی ضمانت کے قانون کے حوالے سے کسانوں کی گزشتہ ۱۰؍دنوں میں دہلی مارچ کرنے کی یہ تیسری کوشش تھی۔ پولیس نے کسانوں کے گروپ کو بیریکیڈ عبور کرنے کی اجازت نہیں دی۔ اس سے قبل بھی دو مواقع پر پولیس کی جانب سے طاقت کے استعمال کی وجہ سے کسانوں کے گروپوں کو تین چار گھنٹے کی جدوجہد کے بعد واپس جانا پڑا تھا۔ کسان لیڈروں نے اب ۱۶؍دسمبر کو ٹریکٹر مارچ کا اعلان کیا ہے جبکہ ۱۸؍مارچ کو ٹرین روکو آندولن کیا جائیگا۔ پہلوان اور کانگریس کے کسان سیل کے لیڈر بجرنگ پونیا نے سوشل میڈیا 'ایکس' پر ایک ویڈیو پوسٹ کر کے الزام لگایا ہے کہ پولیس مسلسل آنسو گیس کے گولے چلا رہی ہے۔ انہوں نے اسے غیر مسلح کسانوں پر ظلم کی انتہا قرار دیا ہے۔ واضح رہے کہ بجرنگ پونیا شمبھو بارڈر پر کسانوں سے ملاقات کرنے پہنچے تھے۔ ہریانہ حکومت نے فصلوں اور دیگر مطالبات پر کم از کم امدادی قیمت (ایم ایس پی) کی ضمانت کے قانون کیلئے دہلی تک مارچ کرنے کی تیسری کوشش کے درمیان سنیچر کو امبالا ضلع کے کچھ حصوں میں موبائل انٹرنیٹ خدمات کو معطل کر دیا اور پنجاب ہریانہ شمبھو بارڈر پر سیکورٹی انتظامات مزید سخت کر دیئے۔ سنیوکت کسان مورچہ (غیر سیاسی) اور کسان مزدور مورچہ نے اعلان کیا ہے کہ ۱۰۱؍کسانوں کا ایک گروپ سنیچر کو دہلی کی طرف مارچ کرنے کی کوشش کرے گا۔ پچھلے ۱۰؍دنوں میں ہریانہ حکومت کسانوں کے دو گروپوں کو شمبھو بارڈر پر ہی روکنے میں کامیاب رہی ہے۔ دہلی کی طرف سنیچر کے مارچ کو روکنے کی کوشش میں امبالا پولیس انتظامیہ نے شمبھو بارڈر پر بنائی گئی عارضی دیوار کے اوپر آٹھ فٹ اونچی دیوار بنادی۔ پولیس کی نفری بھی بڑھا دی گئی ہے۔ اس دوران کسان لیڈر تیجویر سنگھ نے سوشل ایکس پر جاری ایک ویڈیو میں الزام لگایا کہ مرکزی اور ہریانہ کی حکومتیں کسانوں میں پھوٹ ڈال کر پنجاب کے کسانوں کو الگ تھلگ کرنا چاہتی ہیں اور پنجاب میں منی پور۔سری لنکا۔بنگلہ دیش جیسی صورتحال پیدا کرنا چاہتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایک طرف امبالا اور جند اضلاع کے ڈپٹی کمشنروں نے جمعہ کو سنگرور کے ڈپٹی کمشنر کو خط لکھ کر ۱۹؍دنوں سے بھوک ہڑتال پر بیٹھے جگجیت سنگھ ڈلیوال کی صحت کے بارے میں تشویش کا اظہار کرتے ہوئے انہیں طبی سہولیات فراہم کرنے کی درخواست کی تھی۔ دوسری طرف، اب امبالا کے کچھ حصوں میں اسکول بند کرنے اور انٹرنیٹ خدمات معطل کرنے کے علاوہ، شمبھو بارڈر پر حفاظتی اقدامات بڑھا کر غیر ضروری کشیدگی پیدا کرنا چاہتے ہیں۔

تمام سرکاری دفاتر میں اقلیتوں کے حقوق کا دن منایا جائے: ایاز کاغذی

بیڑ (: نامہ نگار) 18 دسمبر کو دنیا بھر میں اقلیتوں کے حقوق کا دن منایا جاتا ہے۔ اسی تناظر میں، شکشک بھارتی کے بیڑ ضلع صدر ایاز کاغذی نے میڈیا کے ذریعے یہ مطالبہ کیا ہے کہ بیڑ ضلع کے تمام سرکاری دفاتر، اسکولوں اور کالجوں میں اقلیتوں کے حقوق کا دن منایا جائے۔ انہوں نے وزیر اعظم کے 15 نکاتی پروگرام پر عمل درآمد کرنے اور اس کی آگاہی کو فروغ دینے کی ضرورت پر زور دیا۔ اس پروگرام کے لیے مخصوص اہداف مقرر کرنے اور مناسب رہنمائی فراہم کرنے کی تجویز دی۔ مزید برآں، درج ذیل مطالبات پیش کیے: اقلیتی برادریوں کے حقوق کے تحفظ کے لیے اقلیتی تحفظ قانون کا نفاذ۔ اقلیتی کمیشن کو عدالتی اختیارات فراہم کیے جائیں۔ مولانا آزاد اکنامک ڈیولپمنٹ کارپوریشن کے دائرہ کار کو وسعت دی جائے اور براہِ راست قرض اسکیم کا آغاز کیا جائے۔ یہ مطالبات شکشک بھارتی کے ضلع صدر ایاز کاغذی نے اپنے جاری کردہ پریس بیان میں پیش کیے۔

سنبھل میں پولیس چھاپے مار کر عوام کو ڈرانا چاہتی ہے: برق کے والد کا الزام

سنبھل کے ایم پی ضیاالرحمن برق کے والد مملوک الرحمن برق نے کہا ہے کہ سنبھل پولیس ظلم کر رہی ہے۔ لوگوں کے گھروں پر چھاپے مارنے والی پولیس خواتین کے ساتھ بدتمیزی بھی کر رہی ہے۔ جب تک پولیس چھاپے مارنا بند نہیں کرے گی شہر کا ماحول معمول پر نہیں آئے گا۔ انہوں نے میڈیا سے بات کرتے ہوئے کہا کہ پانچ افراد کی موت ہوئی ہے۔ اب پولیس چھاپے مار کر لوگوں کو ڈرانا چاہتی ہے۔ ان کا مزید کہنا تھا کہ ان کے بیٹے رکن پارلیمنٹ ضیاء الرحمان برق کے نام پر کوئی گھر نہیں ہے۔ اس کے بعد بھی ایس ڈی ایم نے ان کے بیٹے کو نوٹس جاری کیا۔ انہوں نے کہا کہ نقشہ پاس نہ ہونے پر جاری نوٹس کے لیے وقت مانگا گیا ہے۔ وہ گھر ان کے بیٹے کے نام نہیں ہے۔ دوسری جانب بلدیہ کے ای او منی بھوشن تیواری نے بتایا کہ دیپا پسرائے میں واقع مکان کا ہاؤس ٹیکس ڈاکٹر شفیق الرحمان برق اور ضیاء الرحمان برو کے نام پر بلدیہ میں جمع کرایا گیا ہے۔

ریاستی جمعیۃ علماء کے ذمہ داران کا حیدر آباد میں ایک اہم اجلاس

حیدر آباد (14 / دسمبر 2024ء) محترم حافظ پیر خلیق احمد صابر جنرل سکریٹری جمعیۃ علماء تلنگانہ کی اطلاع کے بموجب جمعیۃ علماء تلنگانہ کے ضلعی صدور، ورنظمائے اعلی سکریٹری اور مدعوئین خصوصی کا ایک روزہ اجلاس بتاریخ: 19 / دسمبر 2024 مطابق 16 / جمادی الثانی 1446ھ بروز جمعرات بوقت صبح 8 / بجے بمقام ریاستی دفتر جمعیۃ علماء تلنگانہ فرسٹ فلور زم زم مسجد باغ عنبر پیٹ حیدر آباد۔ زیر صدارت: حضرت مولانا حافظ پیر شبیر احمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ صدر جمعیۃ علماء تلنگانہ منعقد ہونا طے پایا ہے۔ جس میں جمعیۃ علماء کے شعبہ جات کی کارکردگی ریاست کے موجودہ حالات کا جائزہ اضلاع میں پروگرام کی ترتیب ماہ اپریل میں صوبے جمعیۃ علماء کے اجلاس عام کیلئے لائحہ عمل اس کے علاوہ دیگر امور پر غور وخوص کیا جائے گا۔ نیز دینی تعلیمی بورڈ جمعیت یوتھ کلب اصلاح معاشرہ جمعیۃ اوپن اسکول، جسٹس اینڈ ایمپاورمنٹ آف مائناریٹز (جیم) جیسے دیگر اہم شعبہ جات کو پرزنٹیشن پر پیش کیا جائے گا۔ ضلعی صدور، نظمائے اعلی / سکریٹری / اور مدعوئین خصوصی سے درخواست ہے کہ وقت مقررہ پر تشریف لائے۔

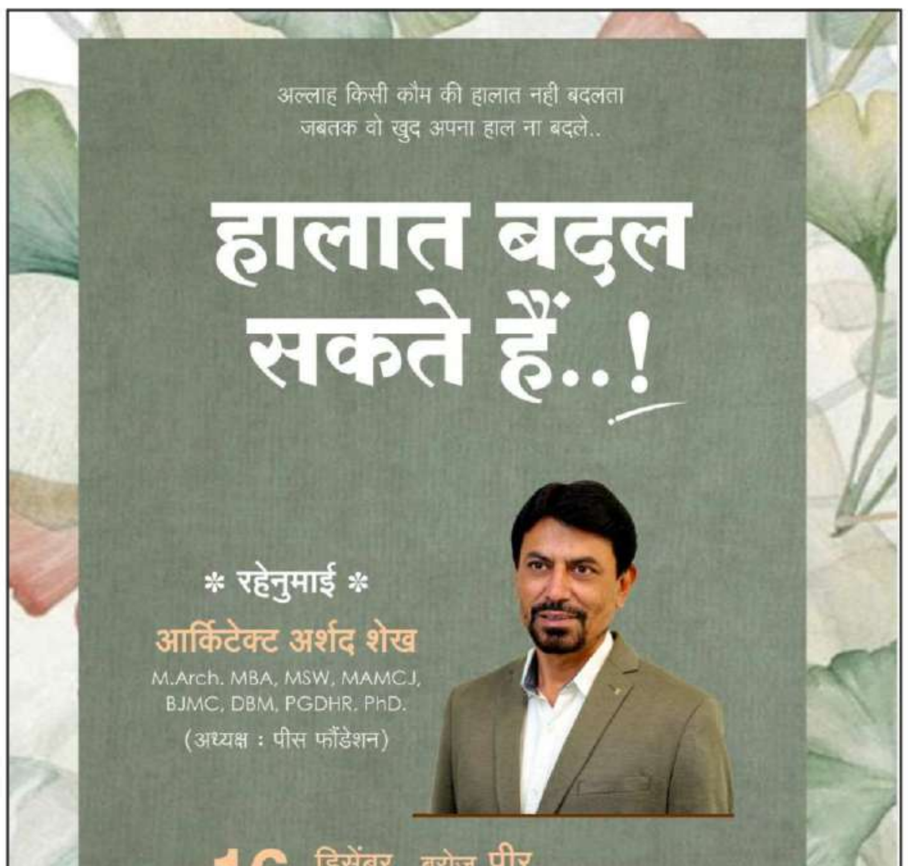

اقراء تھیم کالج میں 'ہربل ٹی' کی نمائش

(ظفر خان) جالگاؤں: اقراء تھیم کالج کے نباتیات شعبہ اور نیشنل سروس اسکیم (NSS) کے اشتراک سے 'ہربل ٹی' کی نمائش کا انعقاد کیا گیا۔ اس پروگرام میں ادارے کے صدر ڈاکٹر عبدالکریم سالار اور نائب صدر ڈاکٹر اقبال شاہ مہمان خصوصی کے طور پر موجود تھے۔ پروگرام کی نظامت نباتیات شعبہ کے سربراہ اور NSS کے پروگرام آفیسر ڈاکٹر تنویر خان نے کی، جبکہ ابتدائی کلمات پروفیسر عمر خان نے پیش کیے۔ ججز کے طور پر ڈاکٹر انجلی کلکرنی اور ڈاکٹر شبانہ خاٹیک موجود تھیں۔ مہمانانِ خصوصی اور دیگر معززین کا شکریہ NSS کے معاون پروگرام آفیسر ڈاکٹر شیخ حفیظ نے ادا کیا۔ اس نمائش میں طلبہ نے گیندے کا پھول، گوکرٹ، پودینہ، امبادی، لیموں، ادرک، تلسی، صدفولی، تر ٹا، اور گاؤتی چائے جیسی نباتات کے پتوں، پھولوں اور بیجوں سے تیار مختلف اقسام کی چائے پیش کی۔ طلبہ نے ان ہربل چائے کے طبی فوائد کو تفصیل سے سمجھایا۔ اس موقع پر کالج کے قائم مقام پرنسپل ڈاکٹر چاند خان، نائب پرنسپل ڈاکٹر شیخ وقار، ڈاکٹر پٹیل یوسف، ڈاکٹر شیخ فردوس، ڈاکٹر کہکشاں انجم، ڈاکٹر امین قاضی، پروفیسر مزمل قاضی، ڈاکٹر اختر شاہ کے علاوہ نباتیات شعبہ کے طلبہ، NSS کے رضا کار اور بڑی تعداد میں کالج کے طلبہ موجود تھے۔ پروگرام کا مقصد: اس نمائش کا مقصد طلبہ کو نباتات کی اہمیت سے روشناس کرانا اور صحت کے حوالے سے آگاہی پیدا کرنا تھا۔

18 ہزار سے زائد ہندوستانیوں کو امریکہ سے واپسی کا سامنا

ڈونالڈ ٹرمپ نے کہا ہے کہ وہ اقتدار سنبھالنے کے بعد غیر قانونی تارکین وطن کو ان کے ممالک واپس بھیجنے کیلئے امریکہ کی تاریخ کے سب سے بڑے پروگرام کا آغاز کریں گے۔ ٹرمپ 20 جنوری کو صدارتی ذمہ داریاں سنبھالنے والے ہیں، جس کے بعد یہ کارروائی شروع ہونے کا امکان ہے۔ واشنگٹن: امریکہ کے منتخب صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے انتخابی مہم کے دوران غیر قانونی تارکین وطن کو ان کے وطن واپس بھیجنے کا وعدہ کیا تھا۔ اس وعدے کو پورا کرنے کیلئے تیاریاں زور وشور سے جاری ہیں۔ یو ایس امیگریشن اینڈ کسٹمز انفورسمنٹ (ICE) نے 15 لاکھ غیر قانونی تارکین وطن کی ایک فہرست تیار کی ہے جنہیں امریکہ سے نکالا جائے گا۔ اس فہرست میں 940,17 ہندوستانی شہری بھی شامل ہیں۔ ڈونالڈ ٹرمپ نے کہا ہے کہ وہ اقتدار سنبھالنے کے بعد غیر قانونی تارکین وطن کو ان کے ممالک واپس بھیجنے کیلئے امریکہ کی تاریخ کے سب سے بڑے پروگرام کا آغاز کریں گے۔ ٹرمپ 20 جنوری کو صدارتی ذمہ داریاں سنبھالنے والے ہیں، جس کے بعد یہ کارروائی شروع ہونے کا امکان ہے۔ پیو ریسرچ سینٹر کے اعداد وشمار کے مطابق امریکہ میں تقریباً 25.7 لاکھ ہندوستانی غیر قانونی طور پر مقیم ہیں۔ غیر قانونی تارکین وطن کی تعداد کے لحاظ سے ہندوستانی شہری، میکسیکو اور ایل سلواڈور کے بعد تیسرے نمبر پر ہیں۔ پچھلے تین مالی سالوں کے دوران، 90 ہزار ہندوستانی غیر قانونی طور پر امریکی سرحد پار کرنے کی کوشش میں گرفتار ہوئے۔

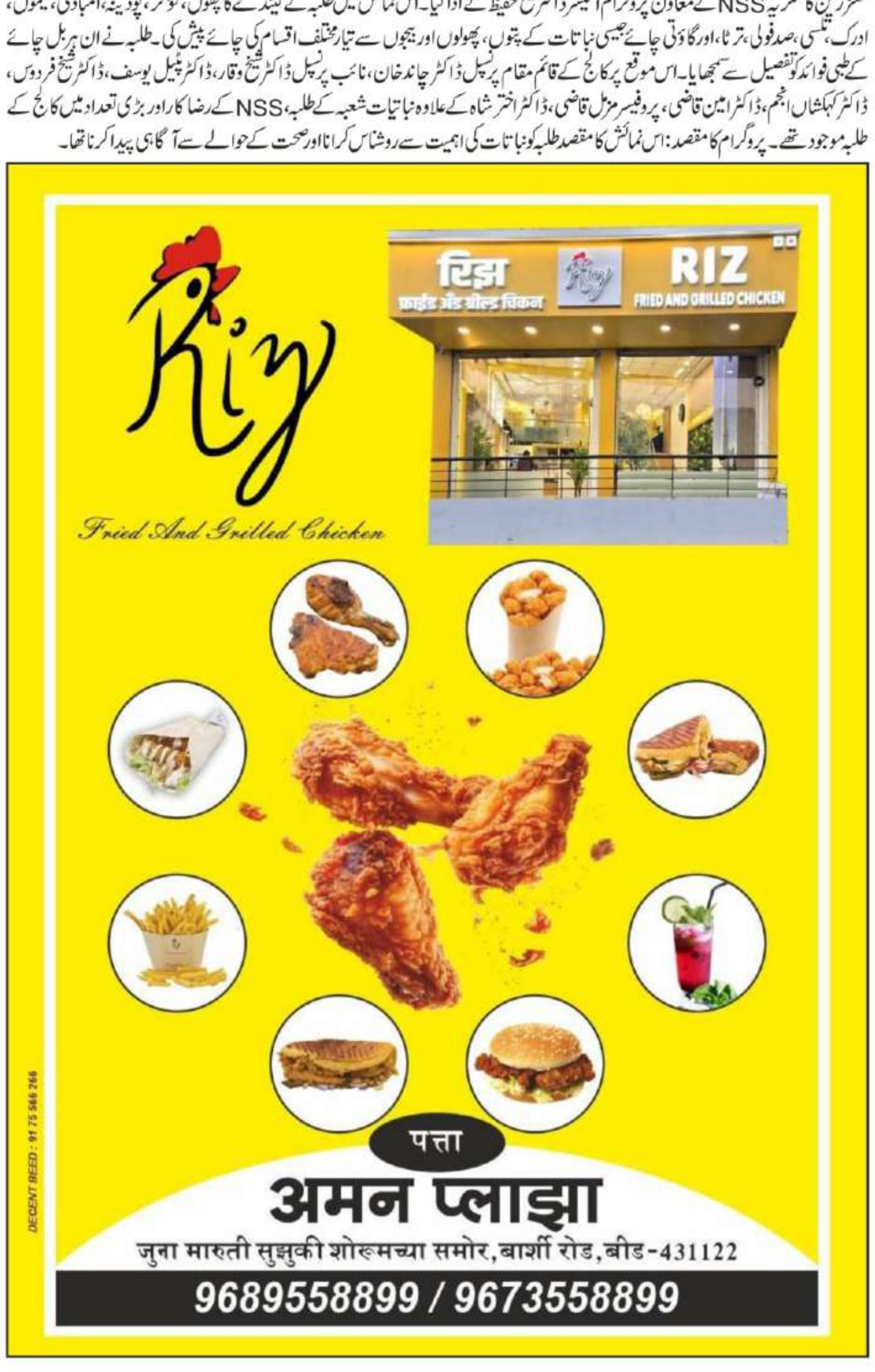

ناگپور کے ممتاز اُستاد اور اُردو کے معروف شاعر ظفر کلیم کی رِحلت

ممبئی: 14 دسمبر۔ (ندیم صدیقی) ناگپور کے ممتاز اُستاد اور اُردو کے معروف شاعر (86 سالہ) ظفر کلیم طویل علالت کے بعد کل (جمعہ کو) انتقال کر گئے۔ شمشیر خاں جو ادبی معاشرے میں ظفر کلیم کے اسم گرامی سے معروف تھے، 1938ء میں اسی ماہ کی پانچ تاریخ کو ناگپور ہی میں پیدا ہوئے تھے اور ناگپور کی مشہور درس گاہ اسلامیہ ہائی اسکول میں (جو، اب جونیئر کالج ہوگیا ہے) تدریسی خدمات انجام دیں، بعدہٗ وہ زمین اور پھر تعمیراتی کاروبار سے منسلک رہے۔ ظفر کلیم اُردو کے ممتاز کلاسک شاعر مرزا محمد رفیع سوداؔ کے شعری خاندان سے نسبت رکھتے تھے، انہوں نے اپنے شعری مجموعے میں شعری شجرے کی تفصیل لکھی ہے جو سوداؔ، قائمؔ، منتؔ، ممنونؔ، شاہ نصیر الدین، ابراہیم ذوقؔ، مرزا داغؔ، سیمابؔ سے حمید اللہ خاں آذرؔ (سیمابی) سے جا ملتا ہے۔ ظفر کلیم کے دو شعری مجموعے 'طلسمِ غزل' 1981ء میں اور 'نوائے حرفِ خموش' 2007ء میں شائع ہو چکا ہے۔ ظفر کلیم کو 'غزل' سے ایک خاص اُنس تھا جب وہ تعمیری کاروبار سے وابستہ ہوئے تو انہوں نے ایک بلڈنگ بھی 'غزل اپارٹمنٹ' کے نام سے بنائی تھی۔ مرحوم نے ایک مدت ممبئی میں بھی گزاری، اپنے زمانے کے مشہور گلوکار مجید شعلہ اور عزیز نازاں وغیرہ سے ان کا قریبی تعلق تھا، ان دونوں گلوکاروں کے ساتھ دوسرے سنگرز نے بھی ظفر کلیم کا کلام گایا جو عوام میں خاصا مقبول بھی ہوا۔ اُن کے دوسرے شعری مجموعے 'نوائے حرفِ خموش' پر ہم نے روزنامہ انقلاب (ممبئی) میں تبصرہ کرتے ہوئے لکھا تھا: '' ظفر کلیم کی یہ پوری کتاب ہمیں اُس شاعر سے ملاتی ہے، جس کے پاس قوتِ کلام وافر مقدار میں ہے اور شاعر نے اس قوت سے اپنی فکر کو ہم آہنگ کر کے ایک ایسا آمیزہ تیار کیا ہے کہ (قاری کے) ذہن کو ایک احساسِ راحت نصیب ہوتا ہے۔ اس کتاب میں ظفر کلیم نے اپنے فن کے جملہ اوصاف یکجا کر دِیے ہیں کہ 472 صفحات پر غزلیں اور نظمیں ان کے فن کی بلندیوں کو چھو رہی ہیں۔ ہم نے جب اس کتاب کو بغور دیکھا اور بالخصوص ان کی نظموں کو پڑھا تو یہ خیال گزرا کہ وہ اگر اپنی توجہ کا کچھ حصہ نظموں کی طرف بھی لگاتے تو بہت سارے موضوعات ان کے استقبال کے لیے کھڑے ہوتے، یہ بات یوں بھی ذہن میں آئی کہ ان کی غزلیں خود اس کا اتہ پتہ بنی ہوئی ہیں، لیکن اس کا مطلب یہ نہ لیا جائے کہ ان کی غزل، ان کی نظم سے کچھ کم ہے جبکہ حقیقت یہ (بھی) ہے کہ وہ غزل ہی ہے جو انھیں شمشیر خاں سے ظفر کلیم بناتی ہے، یعنی فکر سے کلام تک جو ظفر مندی ان کے ہاتھ آئی، اس میں اُن کی غزل کا کردار بنیادی ہے۔۔۔۔''

ظفر کلیم ہی وہ شخص تھے جنہوں نے ہمیں ناگپور میں متعارف کرایا، ناگپور کے مومن پورے کی سرائے محمد علی کے باہر چائے خانے میں وہ اور ان کے احباب کے ساتھ رات دیر گئے تک بیٹھک رہتی تھی، جس میں شعر و ادب پر خوب خوب گفتگو کی جاتی تھی، اُن کا اخلاق اس بلندی پر ہوتا تھا کہ بسا اوقات لگتا تھا کہ اُن کے اخلاق میں 'صناعی' مخفی ہے مگر ہمیں بعد میں پتہ چلا کہ یہ ہماری کج فہمی تھی۔ ہماری اور اُن کی عمر میں بڑا تفاوت تھا مگر وہ اس خلیج کو اپنے لب ولہجے سے ایسے پاٹ دیتے تھے کہ ہم ان کو اپنا ہم عمر سمجھتے رہے، اگر یہ سب واقعتاً صناعی تھی تو وہ صناعی بھی اب عنقا ہے۔ ظفر کلیم نے ناگپور سے محمد امین کے ساتھ مل کر 'قرطاس' نامی ایک مُجلّہ بھی جاری کیا تھا۔ 'طلسمِ غزل' کے شاعر ایک مدت سے صاحبِ فراش تھے، گزشتہ ستمبر میں جب ہم ناگپور گئے تو بغرضِ عیادت ان کے دولت کدے کا پتہ پوچھنے کے لیے انھیں فون کیا تو مرحوم نے اپنی حالتِ علالت کا کچھ اس لہجے میں بیان کیا کہ جس کا ایک مطلب ہم نے یہ لیا کہ وہ اس حالت میں ہیں کہ کسی کا آنا اُن کے لیے زحمت کا سبب بن جائے گا۔ ہمیں افسوس ہے کہ ناگپور پہنچ کر بھی ایک سینئر دوست کی عیادت نہ کر سکے، اُس وقت ایک دھڑکے کے احساس کے ساتھ مرحوم کا یہ شعر بھی یاد آیا تھا: ہے رواں سمتِ مخالف میں سفینہ میرا اب خدا جانے کہاں مجھ کو ہَوا لے جائے ایک مدت قبل اُن کے ایک بیٹے سروش نے کسی سبب انتہائی قدم اٹھاتے ہوئے جان ہار دِی تھی جس کا ظفر کلیم کو بہت غم تھا۔ وہ اپنے معاصر شعرا میں ایک امتیازی وصف کے حامل تھے، اپنے عہد میں ناگپور کے ممتاز شعرا شاہد کبیر، عبدالرحیم نشتر، مدحت الاختر، ضیا انصاری (وغیرہ) کے ساتھ ان کا نام لیا جاتا تھا۔ سنیچر 14 دسمبر کی دوپہر مومن پورے (ناگپور) میں جہاں انہوں نے اپنی عمر کی سنہری شب اور روزِ زریں گزارے تھے، اسی کی مٹی میں جسدِ کلیمی کو سپردِ لحد کر دِیا گیا۔ ہماری ناقص اطلاع کے مطابق ظفر کلیم کے پسماندگان میں (مرحوم بیٹے سروش سمیت) چار بیٹے، دو بیٹیاں اور بیوہ ہیں۔☆

SINCE : 2001 INFUSING POSITIVE VALUES
TAMIR E-SIASAT
www.tameerurdudaily.com
दैनिक तामीर, बीड

غزل

کس کی بری نظر لگ گئی ہندوستان پہ
جہاں چاند بھی اپنی روشنی کھو گئی ہندوستان پہ
دل تھام کے سب نے دیکھا تھا، ایک وقت تھا
سب رنگوں سے بھری تھی ہر گلی وہ دن تھا
پھر کس کی نظر نے کر دیا تھا خفا
جہاں بھی اداس ہو گئی ہندوستان پہ
آج بھی سنتے ہیں ہم کہانیاں اس کی پرانی
جہاں سے گزر کر ہم روشن آزاد ہوئے تھے
پھر کس نے یہ اندھیرا، کس نے یہ خوف دیا
چاندنی رات بھی اب مایوس ہوگئی ہندوستان پہ
تھی مشکلات کی بات ہمارے فضاؤں میں
اب تو چپ ہے ہر مسکان ہر بات تھا
وقت کی ہواؤں نے کیا قسمت پلٹ دیا تھا
جو راہ تھی روشن وہ اندھیری ہو گئی ہندوستان پہ
پھر بھی امید کی ایک روشنی بچی ہے سیفیؔ
ہر دل میں ایک آواز ہے، ایک طاقت ہے،
کسی کی نظر کا اثر لمبے وقت تک نہ چلا
ہندوستان کا رنگ پھر سے چمک گیا ہندوستان پہ

تحسین رضا سیفی، دارالہدیٰ کرناٹک سینٹر

غزل

شفاف تھیں تیرے چہرا نظر نہ آیا مجھے کو
کیا بات تھی چہرا تو شفاف تھی ہر دن سے
دہشت گردی نہ تھیں میرے میں تمہارے لئے
جو سنگین مسئلہ سے مسترد ہوئی مجھے سے
پس پردہ رہ اقلیتی تھی میرے دل میں سے
جو انقلاب ہوئی میری دل سے ماجرا کیا تھا
سوزش نہ تھی مجھے کو تیرے عاشق سے
گیر و مقدمات میرے نام پر تو کیسی عاشق تھیں
تغلق کرایا مجھے کو یہ جلسہ عام سے
کیا میں عاشق نہ تھا تیرے دل کے لئے
یہ خاموشی میرے چہرے کی اتنا رنگ لائی
یہ ماصومات تیرے اپد ہرگز نہیں
چل محدود رکھا یہ مزاق ہی نہیں
فراہم کیا قریبی قصبات سے یہ گلابی ممتاز تھی
قلم ضائع ہوئی گلابی کی یہ بات ہر گز نہیں
چل الوداع کیا تجھے کو یہ فراہم سے بات ضائع ہی ہرگز نہیں

محمد گلاب حسین، جامعہ دارالہدیٰ کرناٹک

غزل

عجیب شہر کا نقشہ دکھائی دیتا ہے
ہر ایک شخص اکیلا دکھائی دیتا ہے
نظر عطا ہو تو کیا کیا دکھائی دیتا ہے
صنم کدے میں بھی کعبہ دکھائی دیتا ہے
بجھا سکے نہ سمندر بھی تشنگی جس کی
درونِ قلب وہ صحرا دکھائی دیتا ہے
ابھی تلک ہے موافق ہوا زمانے کی
ابھی تلک تو وہ میرا دکھائی دیتا ہے
کسی ولی، کسی ابدال سے وہ کم تو نہیں
جو تیرے عہد میں زندہ دکھائی دیتا ہے
نہیں نہیں، دلِ وحشی کا اعتبار نہیں
جو میرا ہو کے بھی تیرا دکھائی دیتا ہے
کسی کے حسن کا اعجاز دیکھنا، *شوکت*
بلا کی بھیڑ میں تنہا دکھائی دیتا ہے

شوکت محمود شوکت

غزل

سر سے غموں کے بوجھ کا سایہ نہ جائے گا
یہ بارِ غم کا مجھ سے اٹھایا نہ جائے گا
اُلفت کی داستان ادھوری ہی چھوڑ دو
ہم سے بھی غم کا قصہ سنایا نہ جائے گا
یہ کام اگرچہ دوستو آساں تو ہے مگر
اس کے خطوں کو مجھ سے جلایا نہ جائے گا
رسوائیوں کی اب نہ کوئی فکر تو نہ کر
الزام تیرے سر پہ لگایا نہ جائے گا
دل کی زمیں پہ ثبت رہیں یوں ہی سدا
نقشِ قدم کو اس کے مٹایا نہ جائے گا
اک بار جو نکل گئے دل کے دیار سے
ایسوں کو پھر سے دل میں بسایا نہ جائے گا
عالمِ غمِ حیات کی رنجیدگی رہے
چھیڑا گیا تو تم سے منایا نہ جائے گا

آفتاب عالم شاہ نوری

غزل

ہم نے ضائع کیا ایک پل کے لے
اس پر آنسوں گرا ایک پل کے لے
شرم آیا گیا مجھے کو ایک پل کے لے
تکلیف اٹھایا ایک پل اکے لے
میرا آنسوں ضائع ہوگیا
نظر ترک ہوگیا یک پل کے لے
یہ کرم سے عاجز ہوگیا تجھے
سنگ دل ہوگیا ایک پل کے لے
آشفتہ حال درد ہوا مجھے کو
یہ شقاوت صرف ایک پل کے لے
درد گلابی ہوئی یک پل کے لے
ذرہ تکلیف ہوا یک پل کے لے
آمن حاصل ہواا یک پل کے لے
سامے آیا گیا ہر لمحہ کس لے
یہ تحقیقات تھا ایک پل کے لے
یہ گلابی بد بحت ایک پل کے لے

محمد گلاب حسین
جامعہ دارالہدیٰ کرناٹک

سنبھل سے جونپور تک، انتخابات سے قبل مسجد تنازعات
یو پی کی سیاست کیلئے تشکیل دے رہا ہے

ہندستان ڈیسک

سنبھل سے جونپور: کس طرح 2027 کے انتخابات سے قبل مسجد کی قطاروں میں اضافہ یو پی کی سیاست کو تشکیل دے رہا ہے۔ اتر پردیش کے اسمبلی انتخابات میں ابھی دو سال سے زائد کا عرصہ باقی ہے لیکن متعدد مقامی عدالتوں میں مختلف مسلم مساجد یا مقامات پر ہندوؤں کے حقوق کا دعویٰ کرنے والے متعدد مقدمات دائر کیے جانے سے ریاست کا سیاسی منظر نامہ پہلے ہی گرم ہونا شروع ہو گیا ہے۔

اس طرح کی تین عرضیاں حالیہ ہفتوں میں یو پی میں داخل کی گئی ہیں۔ جب کہ اجمیر شریف درگاہ کے سروے کا مطالبہ راجستھان کی اجمیر کی عدالت میں دائر کیا گیا ہے۔

19 نومبر کو یو پی کی چندوسی عدالت میں سنبھل کی شاہی جامع مسجد پر ہندوؤں کے حق کا دعویٰ کرتے ہوئے ایک عرضی دائر کی گئی۔ عدالت نے اسی دن مسجد کا سروے کرنے کا حکم دیا تھا۔ انتظامیہ نے شام تک یہ کام بھی کرلیا تھا۔ 24 نومبر کو مغلیہ دور کی اس مسجد کے دوسرے سروے کے دوران تشدد بھڑک اٹھا جس میں کم از کم چار افراد مارے گئے۔

اپوزیشن نے نچلی عدالتوں کے ذریعہ ان درخواستوں کو جس طرح سے داخل کیا گیا ہے اس کے علاوہ ریاستی انتظامیہ کی طرف سے ان کے احکامات کو لاگو کرنے میں جس طرح کی تدبر کا مظاہرہ کیا گیا ہے اس پر اپوزیشن نے برا بھلا کہا ہے۔

اس پس منظر میں سپریم کورٹ نے اب عبادت گاہوں (خصوصی دفعات) ایکٹ 1991 کے آئینی جواز کو چیلنج کرنے والی زیر التواء درخواستوں کی سماعت کے لیے ایک خصوصی بنچ تشکیل دی ہے۔ جس میں یہ کہا گیا ہے کہ تمام عبادت گاہوں کی نوعیت کو سوائے ایودھیا میں اس وقت قانونی چارہ جوئی کے تحت تھا، اسے برقرار رکھا جائے گا جیسا کہ 15 اگست 1947 کو تھا۔

قابل ذکر بات یہ ہے کہ وارانسی میں گیانواپی مسجد اور متھرا کی عیدگاہ مسجد پر ہندوؤں کے حقوق کے لیے درخواستیں 2021 میں دائر کی گئی تھیں۔ 2022 کے یو پی انتخابات سے ایک سال قبل جس میں یوگی آدتیہ ناتھ کی قیادت والی بی جے پی نے مسلسل دوسری بار اقتدار میں واپسی کرتے ہوئے 403 میں سے سماج وادی پارٹی کی 111 سیٹوں کے مقابلے میں 255 سیٹیں حاصل کی تھیں۔

2025 کے اوائل میں یو پی کا پریاگ راج مہا کمبھ کی میزبانی بھی کرے گا، جسے ہندوؤں کا سب سے بڑا ثقافتی پروگرام سمجھا جاتا ہے۔ وزیر اعلیٰ پہلے ہی آر ایس ایس کے اعلیٰ افسران سے رابطہ کر چکے ہیں تا کہ اس تقریب کو ایک جامع بنایا جا سکے جہاں ہندو سماج کی تمام ذاتوں اور فرقوں کی نمائندگی ہو سکے۔ اسے ہندوتوا لیڈر کے طور پر اپنے قومی پروفائل کو فروغ دینے کے لیے آدتیہ ناتھ کی کوشش کے طور پر بھی دیکھا گیا ہے۔ اس سال اگست میں آگرہ میں ایک جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے آدتیہ ناتھ نے بنگلہ دیش میں ہندو مخالف تشدد کا حوالہ دیتے ہوئے بٹیں گے تو کٹیں گے پر تبصرہ کیا تھا۔ یہ نعرہ بی جے پی نے حالیہ مہاراشٹر کے انتخابات میں اپنی مہم میں استعمال کیا تھا۔ جسے پارٹی کی قیادت والی مہایوتی نے بھاری اکثریت سے جیت لیا۔ یہاں تک کہ آر ایس ایس کے جنرل سکریٹری دتاتریہ ہوسابلے نے بھی اس کی تائید کی۔

ہندوتوا کے علاوہ امن و امان، حکمرانی اور فلاح و بہبود مہاراج جی (آدتیہ ناتھ) کی سیاست کا مجموعہ ہے۔ لیکن ہندوتوا وہ بنیاد ہے جس پر باقی سب کچھ قائم ہے۔ اس کے علاوہ اپوزیشن نے (2024 کے لوک سبھا انتخابات میں) کم از کم یو پی میں یہ ثابت کیا ہے کہ وہ سوشل انجینئرنگ میں بی جے پی کی طرح اچھی ہے۔ امن و امان کی کامیابیوں کو 2022 کے انتخابات میں کامیابی کے ساتھ استعمال کیا گیا ہے۔ یہاں تک کہ فلاحی سیاست اب مسابقتی مرحلے میں داخل ہو چکی ہے۔ یو پی بی جے پی کے ایک رہنما نے کہا۔ ایسے وقت میں جب اپوزیشن سماج کو ذات پات کی بنیاد پر تقسیم کرنے پر تلی ہوئی ہے۔ ہمیں ہندوتوا کو مزید مضبوط کرنا ہوگا۔

اس بات سے انکار کرتے ہوئے کہ حکومت کا ان درخواستوں سے کوئی لینا دینا ہے۔ وہ (درخواست گزار) تمام افراد جو نہ تو بی جے پی سے جڑے ہوئے ہیں اور نہ ہی سنگھ پریوار سے۔ انہوں نے یہ بھی دعویٰ کیا۔ سارے معاملات عدالتوں میں ہیں۔ لیکن اگر دوسرا فریق عدالتی احکامات کے باوجود پریشانی پیدا کرتا ہے تو یوگی حکومت کے تحت کاروائی کی جائے گی۔ درخواستوں نے اپوزیشن انڈیا بلاک کی جماعتوں کی طرف سے بھی مختلف ردعمل کو جنم دیا ہے۔ یو پی میں پرنسپل اپوزیشن ایس پی نے سنبھل میں ہونے والی اموات کے لیے ریاستی حکومت کو ذمہ دار ٹھہراتے ہوئے بی جے پی پر نفرت پھیلانے کا الزام لگایا ہے۔ ایس پی سربراہ اکھلیش یادو نے تاہم ابھی تک سنبھل جانے کی کوئی کوشش نہیں کی ہے۔ اسمبلی میں صرف ایس پی کے لیڈر آف اپوزیشن (ایل او پی) ماتا پرساد پانڈے نے 30 نومبر کو پارٹی لیڈران کے ایک وفد کے ساتھ شہر کا دورہ کرنے کی کوشش کی جسے انتظامیہ نے ناکام بنا دیا۔

بہت سے لوگ اسے بی جے پی کو معاملے کو پولرائز کرنے سے روکنے کے لیے اس معاملے پر محتاط انداز میں چلنے کے لیے ایس پی کے اقدام کے طور پر دیکھتے ہیں۔

سنبھل کی عرضی کے بعد یو پی کانگریس کے اقلیتی ونگ نے بھی اس ایکٹ کی مبینہ خلاف ورزی کے خلاف ریاست گیر مہم شروع کی ہے۔ یہ مہم 6 دسمبر کو بابری مسجد کے انہدام کی برسی پر شروع کی گئی تھی۔ جس میں آئین کے معمار بی آر امبیڈکر کی برسی بھی منائی جاتی ہے۔ یو پی کانگریس کے کچھ لیڈران نے یہاں تک الزام لگایا ہے کہ ان تنازعات کو دوبارہ کھولنے سے دلتوں کو الاٹ کی گئی زمینوں کے معاملے تک توسیع ہو سکتی ہے۔

کانگریس مسلمانوں اور دلتوں کے اپنے روایتی ووٹ بینک کو دوبارہ مضبوط کرنے کی کوشش کر رہی ہے، جسے 2024 کے لوک سبھا انتخابات میں دیکھا گیا تھا۔ جب اس نے حکمراں بی جے پی پر الزام لگایا تھا کہ وہ مبینہ طور پر آئین کو تبدیل کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔

افسانچے کی ادبی حیثیت تب اور اب

ڈاکٹر
رونق جمال

افسانچے نے بیسویں صدی میں ہی اپنی حیثیت کا جھنڈا اگاڑ دیا تھا اور مختصر افسانے، منی کہانیاں، پنکھڑیاں کے نام کی تحریریں لکھی جارہی تھی۔ بیسویں صدی میں ہی جوگندر پال صاحب نے ان مختصر تحریروں کو افسانچے کا نام دیا۔ جسے سراہا اور پسند کیا گیا اور ادبا ان مختصر افسانوں یا تحریروں کو فخر سے افسانچہ کہنے لگے۔ یہ اسی کی دہائی کی بات ہے۔ تب افسانچے کی کھل کر مخالفت ہوتی تھی۔ اخبارات میں افسانچے کی مخالفت اور موافقت میں مراسلے بازی ہوتی تھی۔ ایکبار تو روز نامہ اردو ٹائمز ممبئی میں لگاتار ایک سال تک مراسلے بازی چلتی رہی۔ قاضی مشتاق احمد، ڈاکٹر ایم آئی ساجد، طوفیل سیماب، رحمان آکولوی، اقبال نیازی، اسلم پرویز، عظیم راہی اور راقم افسانچے کی موافقت میں ڈٹے رہے تھے۔ افسانچوں کے ایکا دکا مجموعے بھی شائع ہونے لگے تھے۔ تب ہی 1982 میں میرے افسانچوں کا مجموعہ "قتل کا موسم" شائع ہو کر مقبول ہوا تھا۔ آج بھی قارئین وادبا قتل کے موسم کو بھولے نہیں ہے۔

تب تک افسانچہ مہاراشٹر کے قلمکاروں کے مرہون منت تھا۔ مہاراشٹر کے علاوہ کہیں سے کوئی نام سامنے نہیں آیا تھا۔ آہستہ آہستہ مدیران توجہ دینے لگے ماہنامہ روبی دہلی نے 1986 میں برصغر کا پہلا افسانچہ نمبر شائع کیا تھا جس میں ہندوستان بھر کے افسانچہ نگار پہلی بار سامنے آئے تھے۔ اسکے بعد شمع، بیباک، کہکشاں، ایوان اردو شاعر جیسے ماہناموں کے علاوہ کئی روز ناموں نے بھی افسانچوں کو اہتمام کے ساتھ شائع کرنا شروع کر دیا تھا۔

اکیسویں صدی کے آتے آتے افسانچے نے ادب میں اچھی جگہ بنالی تھی۔ اب افسانچہ نگاروں نے افسانچوں کے مجموعے شائع کروانا اور اجراء کرونا جاری کر دیا تھا اور افسانچہ نگار کہلانے میں فخر محسوس کرنے لگے تھے۔ اب افسانچوں کے مجموعے بھی مسلسل شائع ہونے لگے۔ اب افسانچے۔ نے برصغیر میں پیر پسار دیئے تھے۔ ہندوستان کے علاوہ پاکستان اور بنگلادیش میں میں بھی افسانچے لکھے جانے لگے۔ عظیم راہی نے افسانچے کی روایت پر تھیسیس لکھ کر ڈاکٹر کی ڈگری حاصل کرلی اور افسانچے کی مقبولیت میں چار چاند لگا دیئے۔ اب تک میری معلومات کے مطابق آٹھ حضرات نے افسانچے پر الگ الگ عنوانات قائم کرکے پی ایچ ڈی حاصل کرلی ہے۔ پاکستان کے پرویز بلگرامی صاحب نے برصغیر کے افسانچہ نگروں کے چندا افسانچوں کو اپنی آواز اور دلچسپ لہجے میں ڈھال کر افسانچے کو اسکا صحیح مقام دلانے میں اہم رول ادا کیا ہے۔ اسکے بعد کئی حضرات وخواتین نے پرویز صاحب کی نقل کی لیکن انھیں وہ مقبولیت نہیں مل سکی جو آج بھی پرویز بلگرامی صاحب کو ہے۔

کورونا وبا آئی اور افسانچہ نگاروں اور افسانچوں کی سونامی ساتھ لے کر آئی۔ لاک ڈاؤن میں گھروں میں قید قلمکاروں نے واٹس ایپ پر افسانچہ گروپ بنالیے اور رات دن افسانچے رقم کرنے لگے اور الگ الگ گروپس میں ڈالنے لگے۔ جن میں آج بھی انور مرزا صاحب کا افسانہ نگار گروپ، خالد بشیر تلگامی کا گلشن افسانچہ، محمود شاہد کا افسانہ نما اور بھوپال کا اعظم صاحب کا ب اب افسانچہ گروپ جاری ہے۔ سیکڑوں افسانچہ نگار پیدا ہو گئے۔ ہزاروں افسانچے لکھے گئے اور لکھے جارہے ہیں۔ گروپس کا سب سے بڑا فائیدہ یہ ہوا کے افسانچے کو نقاد میسر آگئے۔ تبصرہ اور تجزیہ نگار تو ہر افسانچہ نگار بن گیا ہے۔ چھتیس گڑھ اردو اکادمی نے مجھے اعزازی مدیر بنا کر اکادمی کے سہ ماہی مجلے چشمہ اردو کا عالمی افسانچہ نمبر شائع کر کے ملک کی اکادمیوں کے درمیان منفرد مقام حاصل کرلیا ہے۔

انور مرزا اور ریحان کوثر نے افسانچوں کی الف لیلیٰ شائع کی تو خالد بشیر نے گلشن افسانچہ میں شامل افسانچوں کا مجموعہ شائع کیا۔ ایم اے اسمٰعیل نے افسانچے کا فن نامی کتاب شائع کر کے نئے افسانچہ نگاروں کے لئے راہیں آسان کردی ہے۔ اب افسانچہ اردو ادب کی سب سے مقبول صنف بن گیا ہے۔ شعرا حضرات بھی افسانچے رقم کر رہے ہیں۔ ان شاء اللہ افسانچے کو کبھی زوال نہیں آئے گا۔ کیوں کہ آج قاری کے پاس وقت کا فقدان ہے اس لئے افسانچہ اپنے اختصار کے باعث قارئین کی پہلی پسند بن گیا ہے۔

مجھے ہے حکمِ اذاں، لا الٰہ الا اللہ

ر۔م انعامدار
معاون معلم، بلال اردو پرائمری اسکول
گیورائی

اللہ، جو شہہ رگ سے بھی قریب ہے جس کی رحمتیں سمندروں سے گہری، جس کا کرم آسمانوں سے بلند، اور جس کی محبت زمین کی ہر مخلوق کو اپنے گھیرے میں لیے ہوئے ہے۔ وہی ذات جو گناہگاروں کو پناہ دیتی ہے، ٹوٹے دلوں کو جوڑتی ہے، اور بھٹکی ہوئی امت کو بار بار راستے پر لاتی ہے۔ درود وسلام ہو اُن پر ﷺ جن کے دم سے کائنات کا ہر ذرہ منور ہوا، جنہوں ﷺ نے ہمیں اندھیروں سے نکال کر روشنی دی، اور جنہوں ﷺ نے "لا الٰہ الا اللہ" کی بنیاد پر ایک ایسی امت کی تشکیل کی جس نے حق اور باطل کا فرق دنیا کو سکھایا۔ آج جب ہم اپنے گرد و پیش نظر دوڑاتے ہیں، تو دل خون کے آنسو روتا ہے۔ وہ امت، جو کبھی دنیا کی رہبر تھی، آج مایوسی، فرقہ واریت، اور بے عملی کی دلدل میں دھنس چکی ہے۔ وہ اذانیں جو کبھی دنیا کے کانوں میں اللہ کی کبریائی کی گونج بن کر گونجتی تھیں، اب محض رسم بن کر رہ گئی ہیں۔ یہی وہ وقت ہے جب علامہ اقبال کا یہ شعر ہمارے دلوں پر ایک تازیانہ بن کر برستا ہے کہ "اگر چہ بت ہیں جماعت کی آستینوں میں مجھے ہے حکمِ اذاں، لا الٰہ الا اللہ" یہ شعر ہمیں جھنجھوڑ کر کہتا ہے کہ اگر ہم نے اپنی آستینوں میں چھپے ان بتوں کو نہ پہچانا، جو ہمیں زوال کی طرف دھکیل رہے ہیں، تو ہم کبھی کامیاب نہیں ہوسکتے۔ اقبال کی یہ صدا، رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات کی بازگشت ہے، جو ہمیں یاد دلاتی ہے کہ کامیابی صرف اللہ کی بندگی، رسول اللہ ﷺ کی اطاعت اور ہر باطل سے انکار میں ہے۔ آیئے، اس پیغام کی روشنی میں آج کے حالات کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ یہ شعر کسی عام بات کا اظہار نہیں بلکہ امت کے زوال کی جڑوں پر ایک کاری ضرب ہے۔ اس کا پہلا مصرع ایک سوال ہے کہ آج ہماری آستینوں میں چھپے بت کون سے ہیں؟ "بت" یہاں پتھر کے معبودوں کا استعارہ نہیں، بلکہ وہ اندرونی اور بیرونی عوامل ہیں جنہوں نے امت کی جڑوں کو کھوکھلا کر دیا ہے۔ یہ وہ بت ہیں جو فرقہ واریت کی صورت میں ہمیں بانٹتے ہیں، جو دنیاوی مال وزر کی صورت میں ہمیں اندھا کرتے ہیں، اور جو اقتدار کی ہوس میں ہمیں برائی کے راستے پر ڈال دیتے ہیں، یہ بت ہماری زبانوں سے نکلنے والے جھوٹ ہیں، اور ہمارے اعمال کی وہ برائیاں ہیں جو ہمیں اپنے رب سے دور کر چکی ہیں۔ اقبال اس شعر کے ذریعہ ہمیں یاد دلاتے ہیں کہ اگرچہ ہماری آستینوں میں یہ بت چھپے ہیں، لیکن ہمیں مایوس ہونے کی ضرورت نہیں۔ دوسرا مصرع، "مجھے ہے حکمِ اذاں، لا الٰہ الا اللہ" میں اقبال ایک نئے جذبے اور ولولے کا پیغام دے رہے ہیں، ہمیں جھنجھوڑ رہے ہیں کہ ہم دنیا کے فریبوں سے نکل کر اللہ کی طرف پلٹیں۔ اذان، جو دن میں پانچ بار بلند ہوتی ہے، ہمیں یاد دلاتی ہے کہ ہمارا معبود صرف ایک ہے، اور ہماری کامیابی اسی کی بندگی میں ہے۔ آج جب امت مسلمہ مایوسی اور گمراہی کے اندھیروں میں بھٹک رہی ہے، تو ہمیں اذان کے اس پیغام کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔ "لا الٰہ الا اللہ" محض ایک کلمہ نہیں، بلکہ ایک انقلابی فلسفہ ہے۔ یہ ہمیں ہر جھوٹے معبود کو توحید کی بجلی سے راکھ کرنے اور ہر باطل قوت کے سامنے حق کی فولادی دیوار بننے کا درس دیتا ہے۔ یہ کلمہ ہماری زندگی کا وہ چراغ ہے جو ہمیں دنیاوی فتنوں اور برائیوں کے اندھیروں سے نکال سکتا ہے۔ ہمیں یہ فیصلہ کرنا ہوگا کہ، کیا ہم ان بتوں کے غلام بنے رہیں گے جو ہماری آستینوں میں چھپے ہیں، یا ہم اقبال کے اس پیغام کو اپنی زندگی کا حصہ بنائیں گے؟ ہمیں اپنے اعمال کا جائزہ لینا ہوگا، اپنے دلوں کو پاک کرنا ہوگا، اور اپنے کردار کو اس مثالی امت کی طرح بنانا ہوگا جو اللہ کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے دنیا کے لیے نمونہ تھی۔ اقبال کا یہ شعر آج بھی امت کے ہر فرد کو پکار رہا ہے۔ یہ ہمیں یاد دلا رہا ہے کہ اگر ہم نے اپنی آستینوں میں چھپے بتوں کو نہ پہچانا، تو ہماری حالت اس درخت کی طرح ہو جائے گی جو اندر سے کھوکھلا ہو چکا ہے۔ لیکن اگر ہم نے "لا الٰہ الا اللہ" کو اپنے دل میں زندہ کرلیا، تو ہم دنیا کے ہر طوفان کا مقابلہ کر سکتے ہیں۔ ہمیں چاہیے کہ ہم اپنی زندگیوں کو بدلیں، اپنے دلوں کو "لا الٰہ الا اللہ" کی روشنی سے منور کریں، اور ان بتوں کو توڑ ڈالیں جو ہمیں ہماری اصل شناخت سے محروم کر رہے ہیں۔ کیونکہ کامیابی کا راز صرف ایک ہی ہے: اللہ کی بندگی نبی اکرم ﷺ کی اطاعت اور ہر جھوٹے معبود کا انکار۔ اقبال کا یہ شعر صرف ایک نصیحت نہیں بلکہ امت کے لیے ایک راستہ ہے، ایک روشنی ہے، اور ایک انقلاب کی صدا ہے۔ ہم پر لازم ہے کہ ہم اس صدا کو سنیں، اپنے دلوں کو ٹٹولیں، اور اپنے اعمال کو درست کریں۔ کیونکہ یہی وہ راہ ہے جو ہمیں گرتی ہوئی امت سے ایک کامیاب قوم کی طرف لے جاسکتی ہے۔ "لا الٰہ الا اللہ" ہمارا جھنڈا ہے، اور یہی ہمارا مقدر بھی!

"لا الٰہ الا اللہ" محض ایک کلمہ نہیں، بلکہ ایک انقلابی فلسفہ ہے۔ یہ ہمیں ہر جھوٹے معبود کو توحید کی بجلی سے راکھ کرنے اور ہر باطل قوت کے سامنے حق کی فولادی دیوار بننے کا درس دیتا ہے۔ یہ کلمہ ہماری زندگی کا وہ چراغ ہے جو ہمیں دنیاوی فتنوں اور برائیوں کے اندھیروں سے نکال سکتا ہے۔ ہمیں یہ فیصلہ کرنا ہوگا کہ، کیا ہم ان بتوں کے غلام بنے رہیں گے جو ہماری آستینوں میں چھپے ہیں، یا ہم اقبال کے اس پیغام کو اپنی زندگی کا حصہ بنائیں گے؟ ہمیں اپنے اعمال کا جائزہ لینا ہوگا، اپنے دلوں کو پاک کرنا ہوگا، اور اپنے کردار کو اس مثالی امت کی طرح بنانا ہوگا جو اللہ کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے دنیا کے لیے نمونہ تھی۔

Sunday 15th December 2024

بروز اتوار ۱۵/دسمبر ۲۰۲۴

SINCE : 2001 INFUSING POSITIVE VALUES
TAMIR - E - SIASAT
www.tameerurdudaily.com
दैनिक तामीर, बीड

اذان کیلئے لاؤڈ اسپیکر کا استعمال سے سنبھل میں مسجد کے امام پر ۲/لاکھ روپئے کا جرمانہ

لکھنؤ: سنبھل میں حالیہ پرتشدد واقعات کے بعد ایک اہم پیشرفت میں، انار والی مسجد، کوٹ گڑوی علاقہ کے امام کو اذان کیلئے لاؤڈ اسپیکر بلند آواز میں استعمال کرنے پر گرفتار کر کے 2 لاکھ روپے جرمانہ عائد کیا گیا ہے۔ یہ واقعہ جمعہ کے روز پیش آیا جب عوام کی جانب سے بلند آواز کے باعث شکایات درج کروائی گئیں۔ جرمانہ سنبھل انتظامیہ کی جانب سے احتیاطی اقدامات کے طور پر لگایا گیا ہے۔ امام، جن کی شناخت 23 سالہ تہذیب کے طور پر ہوئی ہے، کو ضمانت پر رہا کر دیا گیا ہے لیکن انہیں آئندہ چھ ماہ تک اسی طرح لاؤڈ اسپیکر استعمال نہ کرنے کی ہدایت دی گئی ہے۔ سنبھل کی سب ڈویژنل مجسٹریٹ (ایس ڈی ایم) وندنا مشرا نے اس کارروائی کی تصدیق کی۔ یہ واقعہ 24 نومبر 2024 کو شاہی جامع مسجد، جو کہ مغلیہ دور کی ایک تاریخی مسجد ہے، پر عدالت کے حکم پر کئے گئے سروے کے دوران مقامی افراد اور سیکیورٹی فورسز کے درمیان تصادم کے بعد پیش آیا ہے۔ اس تصادم میں کم از کم چار افراد جاں بحق اور کئی زخمی ہوئے، جس سے سنبھل کی پہلے سے کشیدہ صورتحال مزید خراب ہو گئی۔ حکام نے صورتحال پر نظر رکھنا شروع کر دی ہے اور امام پر جرمانے کا نفاذ امن و امان کی بحالی کے لئے ایک اقدام کے طور پر دیکھا جا رہا ہے۔ مقامی حکام نے علاقے میں امن برقرار رکھنے کی اہمیت پر زور دیا ہے۔ لاؤڈ اسپیکر کے استعمال، خاص طور پر حساس کمیونٹی ڈائنامکس والے علاقوں میں، ہندوستان کے مختلف حصوں میں تنازعات کا باعث رہا ہے۔ اس واقعہ میں، بلند آواز کو کشیدگی کا ممکنہ سبب سمجھا گیا، خاص طور پر ایسے علاقے میں جہاں حالیہ پرتشدد واقعات نے ماحول کو پہلے ہی گرم کر دیا تھا۔ انتظامیہ کی فوری کارروائی اس بات کو ظاہر کرتی ہے کہ حکام کسی بھی قسم کی بدامنی کو روکنے اور عوامی تحفظ کو یقینی بنانے کے لیے اقدامات کر رہے ہیں۔ سنبھل کے رہائشی صورتحال کی نزاکت کو دیکھتے ہوئے محتاط ہیں، اور حکام نے عوام سے حالیہ واقعات کے پیش نظر پرسکون رہنے کی اپیل کی ہے۔ مقامی حکام نے علاقے میں امن برقرار رکھنے کی اہمیت پر زور دیا ہے۔ لاؤڈ اسپیکر کے استعمال، خاص طور پر حساس کمیونٹی ڈائنامکس والے علاقوں میں، ہندوستان کے مختلف حصوں میں تنازعات کا باعث رہا ہے۔

مسٹر مودی کے بتائے گئے تمام عہد کھوکھلے انہوں نے مکمل طور پر بور کیا: پرینکا گاندھی

نئی دہلی: کانگریس کی جنرل سیکریٹری پرینکا گاندھی واڈرا نے لوک سبھا میں آئین ہند اپنانے کے 75 سال مکمل ہونے پر دو دن تک جاری بحث میں وزیر اعظم نریندر مودی کے خطاب پر ردعمل دیتے ہوئے کہا کہ ان کے خطاب میں کچھ نیا نہیں تھا۔ مسٹر واڈرا نے پارلیمنٹ ہاؤس کمپلیکس میں صحافیوں سے مودی کے خطاب پر ردعمل کے دوران کہا کہ ان کے خطاب میں کوئی دم نہیں تھا اور جو 11 عہد انہوں نے بتائے ہیں، ان میں بھی کچھ نہیں ہے۔ مسٹر مودی کے بتائے یہ تمام عہد کھوکھلے ہیں۔ انہوں نے کہا، وزیر اعظم مودی نے کچھ نیا نہیں کہا، مکمل طور پر بور کر دیا۔ میں نے سوچا تھا کہ وزیر اعظم جی کچھ نیا اور اچھا کہیں گے، لیکن انہوں نے کھوکھلے 11 عہد گنائے۔ اگر بدعنوانی پر زیرو ٹولرنس ہے تو اڈانی پر بحث تو کیجیے۔ پریانکا گاندھی نے کہا، ”وزیر اعظم مودی کے خطاب میں کوئی نئی بات نہیں تھی، انہوں نے مکمل طور پر بور کر دیا۔ مجھے دہائیوں بعد اسکول میں میتھ کا ڈبل پیریڈ یاد آ گیا۔“ انہوں نے مزید کہا کہ وزیر اعظم کے خطاب کے دوران جے پی نڈا، امت شاہ اور پیوش گوئل بھی بور ہونے لگے تھے۔ دوسری طرف، کانگریس کے سینئر رہنما کے سی وینوگوپال نے کہا کہ وزیر اعظم نے کوئی نئی بات نہیں کی، وہ صرف مرکزی اپوزیشن جماعت کے خلاف الزامات لگاتے رہے۔ انہوں نے کہا، پورے خطاب میں صرف کانگریس کے خلاف الزامات لگائے گئے ہیں۔ ہم نے کل اور آج یہ واضح کر دیا کہ ساری حکومت اڈانی کے لیے چل رہی ہے۔“ انہوں نے یہ بھی کہا، راہل گاندھی کے خطاب کے دوران وزیر اعظم اور وزیر داخلہ غائب تھے۔ یا تو وہ راہل گاندھی کا سامنا کرنے سے ڈرتے ہیں، یا پھر وہ اپوزیشن پر یقین نہیں رکھتے۔

سیکولر سول کوڈ نافذ کرنے کی کوشش کریں گے: مودی

نئی دہلی: وزیر اعظم نریندر مودی نے آج کہا کہ آئین سازوں اور آئین ساز اسمبلی کے جذبات کے مطابق ہم ملک میں سیکولر سول کوڈ نافذ کرنے کے لیے پوری طاقت سے کام کر رہے ہیں۔ مسٹر مودی نے لوک سبھا میں ہندوستان کے آئین کے 75 سال کا شاندار سفر“ پر دو روزہ بحث کے جواب میں کہا کہ آئین ساز اسمبلی میں یکساں سول کوڈ پر گہری بحث کی گئی تھی۔ بابا صاحب امبیڈکر نے مذہبی بنیاد پر بنے پرسنل لا کو ختم کرنے کی ضرورت پر زور دیا تھا۔ آئین ساز اسمبلی کے رکن کے ایم منشی نے کہا تھا کہ یکساں سول کوڈ ملک کی یکجہتی کے لیے ضروری ہے۔ سپریم کورٹ نے بھی کئی بار یکساں سول کوڈ لانے کی بات کہی ہے۔ ہم اسے نافذ کرنے کے لیے پوری طاقت لگا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ کانگریس کے لوگ آئین سازوں کے جذبات کی بے قدری کر رہے ہیں۔ ان کے لیے آئین محض سیاسی ہتھیار ہے۔ مسٹر مودی نے دعویٰ کیا کہ 1951 میں جب منتخب حکومت نہیں تھی، تب بھی آرڈیننس لا کر اظہار رائے کی آزادی پر حملہ کیا گیا، جو آئین سازوں کی توہین ہے۔ وزیر اعظم نے کہا کہ اس وقت کے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے وزرائے اعلیٰ کو خط لکھا تھا کہ اگر آئین ہماری راہ میں رکاوٹ بنے تو اسے کسی بھی حال میں تبدیل کیا جانا چاہیے۔ کانگریس نے آئین میں تبدیلی کی روایت قائم کی، اور گزشتہ چھ دہائیوں میں 75 بار آئین میں ترمیم کی گئی۔ مسٹر مودی نے کہا کہ اس روایت کو 1971 میں اندرا گاندھی نے مزید آگے بڑھایا، جب بنیادی حقوق کو محدود کرنے اور عدلیہ پر قابو پانے کے لیے آئین میں تبدیلیاں کی گئیں۔ انہوں نے اپنی کرسی بچانے کے لیے 1975 میں ایمرجنسی نافذ کر کے آئین کا غلط استعمال کیا۔ ایمرجنسی کے دوران 39 بار آئین میں ترمیم کی گئی، لوگوں کے حقوق چھین لیے گئے، اور ہزاروں لوگوں کو جیل میں ڈال دیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ ایمرجنسی کے دوران ملک میں ظلم و ستم اور افراتفری کا عالم تھا، اور ایک بے رحم حکومت آئین کو چکنا چور کرتی رہی۔ یہ روایت یہیں نہیں رکی۔ جب راجیو گاندھی وزیر اعظم بنے تو آئین کو ایک اور جھٹکا دیا گیا۔ سپریم کورٹ نے ایک خاتون کو اس کا حق دیا تھا، لیکن راجیو گاندھی نے عدالت کے فیصلے کی روح کو نظرانداز کرتے ہوئے شدت پسندوں کے آگے سر جھکا دیا۔ انہوں نے شاہ بانو کو انصاف دینے کے بجائے پارلیمنٹ میں قانون بنا کر سپریم کورٹ کے فیصلے کو پلٹ دیا۔ مسٹر مودی نے کہا کہ کانگریس نے آئین کی مسلسل توہین کی ہے۔ آئین کی اہمیت کو کم کیا ہے اور آئین کے ساتھ دھوکہ دہی کی ہے۔

شاہجہاں پور: بیوی نے شوہر کا کیا قتل

شاہجہاں پور: اترپردیش کے ضلع شاہجہاں پور کے کھنار علاقے میں بیوی نے پڑوسی کے ساتھ مل کر اینٹ سے کچل کر شوہر کا قتل کر دیا۔ ملزمہ کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ ایس پی راجیش ایس نے ہفتہ کو بتایا کہ ہاٹ کھر دکلا گاؤں باشندہ یونٹ (40) جمعہ کی رات کو اپنے گھر میں بیوی کے ساتھ ایک کمرے میں سو رہا تھا کہ رات میں یونٹ کی بیوی نے پڑوس میں رہنے والے منوج کو بلا کر شوہر کے سر پر حملہ کر دیا جس سے اس کے شوہر کی موت ہو گئی۔ بیوی نے قتل کو حادثہ بنانے کے لئے موت کی وجہ اینٹوں کا ڈھیر گرنا بتایا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ واقعہ کی جانکاری ملتے ہی پولیس موقع پر پہنچی اور پورے معاملے کی جانچ کی اس کے بعد پولیس نے شک کی بنیاد پر متوفی کی بیوی شمیم بانو کو حراست میں لے لیا اور پوچھ گچھ کی گئی۔ متوفی کے بھائی کی جانب سے متوفیہ کی بیوی شمیم بانو اور پڑوسی منوج کے خلاف قتل کا مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ پولیس نے ملزم خاتون شمیم بانو کو گرفتار کر لیا ہے۔ وہیں منوج کی گرفتاری کے لئے ایک ٹیم تشکیل دی گئی ہے۔

اضافی زرعی قرضے کی حد بڑھا کر ۲/لاکھ روپے کر دی گئی

نئی دہلی: ریزرو بینک آف انڈیا نے زرعی معاون کام کاج کے لیے زرعی قرض کی حد کو 6.1 لاکھ روپے سے بڑھا کر 2 لاکھ روپے کرنے کا اعلان کیا ہے۔ زرعی شعبے کی حمایت کے ایک قدم کے طور پر اور بڑھتی ہوئی لاگتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے، بھارتیہ ریزرو بینک نے بغیر ضمانت کے زرعی قرضوں کی حد میں اضافہ کرنے کا اعلان کیا ہے، جس میں منسلک زرعی سرگرمیوں کے لیے بھی قرضے شامل ہیں۔ موجودہ قرض کی حد ایک لاکھ ساٹھ ہزار روپے سے بڑھا کر فی قرض دہندہ دو لاکھ کر دی گئی ہے۔ یہ فیصلہ افراطِ زر اور زرعی اخراجات میں اضافے کے اثرات کو تسلیم کرتا ہے اور کسانوں کو مالیاتی سہولت فراہم کرنے کا مقصد رکھتا ہے تا کہ وہ بغیر ضمانت قرض حاصل کر کے اپنی عملی اور ترقیاتی ضروریات پوری کر سکیں۔ زرعی قرضوں اور اس سے منسلک سرگرمیوں کے قرضے، جو 2 لاکھ روپے تک فی قرض دہندہ ہیں، کے لیے ضمانتی سکیورٹی اور مارجن کی شرائط ختم کر دیں۔ نظر ثانی شدہ رہنما خطوط کو فوری طور پر نافذ کریں تا کہ کسان برادری کو بروقت مالی امداد فراہم کی جا سکے۔ ان تبدیلیوں کی وسیع پیمانے پر تشہیر کریں تا کہ کسانوں اور متعلقہ علاقوں کے سبھی متعلقین کے درمیان زیادہ سے زیادہ رسائی اور آگاہی کو یقینی بنایا جا سکے۔ یہ اقدام خاص طور پر چھوٹے اور حاشیہ پر موجود کسانوں کے لیے (جو شعبے کا 86 فیصد سے زیادہ حصہ ہیں)، قرضوں تک رسائی میں اضافہ کرتا ہے، جنہیں قرض لینے کے اخراجات میں کمی اور ضمانتی شرائط کے خاتمے سے فائدہ ملتا ہے۔ قرض کی تقسیم کو آسان بنا کر، اس اقدام سے کسان کریڈٹ کارڈ (کے سی سی) قرضوں کے حصول میں اضافہ ہونے کی توقع ہے، جس سے کسان اپنی زرعی سرگرمیوں میں سرمایہ کاری کر سکیں گے اور اپنی زندگی کے معیار کو بہتر بنا سکیں گے۔ ترمیم شدہ سود سبسڈی اسکیم کے ساتھ، جو 3 لاکھ روپے تک کے قرضے، 4 فیصد شرح سود پر فراہم کرتی ہے، یہ پالیسی مالی شمولیت کو مضبوط کرتی ہے، زرعی شعبے کی حمایت کرتی ہے اور قرض پر مبنی معاشی ترقی کو فروغ دیتی ہے، جو حکومت کے پائیدار زراعت کے طویل مدتی نظریے سے ہم آہنگ ہے۔

تلنگانہ: ۲۵ لاکھ روپیئے کی منشیات ضبط۔ ایک شخص گرفتار

حیدرآباد: تلنگانہ کے ضلع سدی پیٹ میں بڑے پیمانہ پر منشیات ضبط کی گئی۔ محکمہ آبکاری کے عہدیداروں نے 5.2 کلوگرام ممنوعہ الپرازولم ضبط کیا اور سدی پیٹ کے کستا ساگر میں ایک شخص کو گرفتار کیا۔ ضبط شدہ الپرازولم کی قیمت 25 لاکھ روپے رکھی گئی۔ گرفتار ملزم کی شناخت راجو گوڑ کے طور پر کی گئی ہے جبکہ ایک اور ملزم ایم ارجن گوڑ مفرور ہے، تیسرا ملزم سی نرسمہلو گوڑ پہلے ہی کسی اور کیس میں جیل میں محروس ہے۔ راجو گوڑ کو 14 دن کے ریمانڈ پر بھیج دیا گیا۔

فرقہ پرستوں کے ساتھ مل کر بلیو پرنٹ کیساتھ الیکشن لڑنے والوں کو اللہ نے ۱۶۲ ووٹ سے کراری شکست دی، مفتی اسمٰعیل قاسمی کا شہر میں جگہ جگہ استقبال

مالیگاؤں: (خیال اثر) مجلس اتحاد المسلمین کے مقامی رکن اسمبلی مفتی اسمٰعیل قاسمی کا جمعرات سے لے کر جمعہ کی رات دس بجے تک شہر کے پانچ سے زائد مقام پر استقبال و شکریہ کی تقریب منعقد کی گئی اسلام آباد، عزیز کلو اسٹیڈیم حسن پورہ وارڈ نمبر 14، عبداللہ نگر احتشام بیکری والا، عرب چوک نیا پورہ وغیرہ علاقے میں مفتی اسمٰعیل قاسمی MLA کا اعزاز و استقبال کیا گیا اپنے صدارتی و اظہار تشکر کے موقع پر مفتی اسمٰعیل قاسمی نے کہا کہ نامساعد حالات میں بھی اللہ تعالیٰ نے ہمیں 162 ووٹ سے خدمت کا موقع دیا اللہ رب العزت کے فضل و کرم سے ہماری ماؤں بہنوں بزرگ و نوجوانوں کی مشترکہ کوششوں کا نتیجہ ہے ورنہ ہمارے مدمقابل جو فرقہ پرستوں کے ساتھ مل کر بلیو پرنٹ کیساتھ الیکشن لڑا اور کراری شکست سے دوچار ہوئے انکے گمان میں بھی نہیں تھا وہ تو متکبرانہ انداز میں چناؤ کے نتائج سے قبل جشن فتح منانے لگے تھے البتہ ہم نے یہ الیکشن اچھائی و برائی پر نشہ آور اشیاء کی خرید و فروخت اور اس کا استعمال پہ روک قدغن لگے اور تعمیری سیاست کر کے شہر کو ترقی کی راہ پر گامزن کرنے کیلئے ان جیسے عنوان پر الیکشن مقابلہ لڑا اور اللہ نے حق کی فتح جیت فرمائی پارلیمنٹ الیکشن میں ڈاکٹر شوبھا تائی بچھاؤ کو ایک لاکھ 98 ہزار سے زائد ووٹ ملی جسکا بدلہ اسمبلی میں مجھ سے لینے کیلئے فرقہ پرستی نے پہلے لو جہاد اور لینڈ جہاد کا نام دیا پارلیمنٹ الیکشن کے بعد مالیگاؤں کو ووٹ جہاد کا نام دے کر بدنام کرنے کی مذموم کوشش کی گئی مزید آمدار مفتی اسمٰعیل قاسمی نے کہا کہ ہم نے اپنے کانوں سے لوگوں سے منہ سے سنا انکے لوگوں نے ہی بتایا اس بار کا الیکشن 1999 سے لے کر آج تک کا تمام امیدواروں کا خرچ ایک طرف اور 2024 کا اسمبلی الیکشن میں شیخ آصف کا روپے پیسے کی ریل پیل ایک طرف پھر بھی شیخ آصف الیکشن ہار گئے اور مزید ہم نے اس نیا پورہ و اسلام پورہ میں جن لوگوں کو شیخ آصف سابق آمدار نے ووٹنگ اور ووٹ کیلئے پیسے بانٹنے کا کام اور ذمہ داری دی تھی انھیں لوگوں نے ایمانداری سے پیسے نہیں تقسیم کیے اور یہی حال شہر کے دیگر علاقوں میں دیکھنے میں آیا بتانے والوں نے ہمیں بتایا کہ کسی نے فارم ہاؤس خریدا کسی نے شوروم سے نئی ٹو وہیلر و فور وہیلر گاڑیاں خریدی ہیں شیخ آصف کو حساب لینا چاہیے محاسبہ کرنا چاہیے اور یہ مان لینا چاہیے فرقہ پرستی کے ساتھ سانٹھ گانٹھ کر کے راج نہیں کیا جاسکتا ہے اپنے ذاتی مفادات و اقتدار کیلئے پوری قوم و ملت کا سودا نہیں کیا جاتا اگر ایسا کرتا ہے تو وہ اپنے ان ناپاک عزائم میں کامیاب نہیں ہوسکتا ہے الیکشن بعد جس طرح کی سیاست کھیلی جاری ہے اسکا منہ توڑ جواب دیا جائے گا ہم ہمارے وشہر کی تعمیر و ترقی کے کاموں میں رکاوٹیں پیدا کرنے والے لوگوں کو بخشے گے نہیں ہم پہلے سے انھیں آگاہ کر دینا چاہتے ہیں ہمارے تعمیری کاموں میں خلل پیدا کرنے کی کوشش کی تو ہم کاروائی کریں گے بعد کی شکایت فضول ہوگی شکست کو قبول کرو شہر کی تعمیر و ترقی کے کاموں کو انجام دینے کیلئے کوشاں رہو اور اس طرح کام کرنے والے کا ساتھ دو اگر یہ نہیں کر سکتے تو مخالف کر کے کام کو روکنے کی کوشش مت کرو۔ اس موقع پر انٹرنیشنل ہیومین رائٹس کے صدر حضرت صابر نورانی (مدنی دربار) سمیت سرکردہ افراد کثیر تعداد میں موجود تھے۔

ہم خصوصی درجے کی بحالی کے لئے پرامن اور جمہوری طریقوں پر استوار جدوجہد جاری رکھنے کے لئے پُرعزم ہیں: پی ڈی پی

سری نگر: جموں وکشمیر پیپلز ڈیموکریٹک پارٹی (پی ڈی پی) نے پارٹی کے بنیادی اصولوں کے تئیں اپنی غیر متزلزل وابستگی کا اعادہ کرتے ہوئے کہا کہ وہ تمام جمہوری طریقوں کو استعمال کر کے جموں وکشمیر کے خصوصی درجے کی بحالی کے لئے اپنی جد جہد جاری رکھنے کے لئے پرعزم ہے۔ پارٹی نے اس عزم کا اعادہ ہفتے کو یہاں پارٹی ہیڈ کوارٹر پر منعقدہ جنرل کونسل اجلاس کے دوران ایک قرارداد منظور کر کے کیا۔ پارٹی کی طرف سے جاری قرارداد میں کہا گیا: جموں وکشمیر پیپلز ڈیموکریٹک پارٹی، جس کے جنرل کونسل کا اجلاس آج 14 دسمبر 2024 کو سری نگر میں منعقد ہوا، پارٹی کے بنیادی اصولوں کے تئیں اپنی غیر متزلزل وابستگی کا اعادہ کرتا ہے۔ انہوں نے کہا: ہم جموں وکشمیر کے لیے امن کی جدوجہد کو عزت کے ساتھ دوبارہ زندہ کرنے کا عزم کرتے ہیں جس میں کشمیر مسئلے کے حل کے لیے تمام جمہوری اور آئینی طریقوں کا استعمال شامل ہے اور اس میں 5 اگست 2019 تک ہمارے لوگوں کو بھارتی آئین کے تحت حاصل ہونے والی خصوصی حیثیت کی بحالی بھی شامل ہے۔ قرارداد میں کہا گیا: اگرچہ حالیہ اسمبلی انتخابات میں پی ڈی پی کی کارکردگی توقعات کے مطابق نہیں تھی لیکن ہمیں یقین ہے کہ منتخب نمائندے عوام کے خدشات، امنگوں اور رائے کو مؤثر طریقے سے بیان کر سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا: پی ڈی پی ان انتخابات کے نتیجے میں قائم الائنس سرکار سے توقع رکھتی ہے کہ وہ مرکزی حکومت اور وسیع تر ہندوستانی عوام کے ساتھ رابطہ کرنے میں سنجیدہ پہل کرے تا کہ جموں وکشمیر کے آئینی حقوق کی غیر آئینی خاتمے سے یہاں کے عوام کی جو بے اختیاری، محرومی اور بے عزتی ہوئی ہے اس کے لئے جدجہد شرع کی جاسکے پی ڈی پی اس تاریخی کوشش میں سرکار کو اپنے مکمل تعاون کے لئے وعدہ بند ہے۔ قرارداد میں کہا گیا: اجلاس میں اس امید کا اظہار کیا گیا کہ نیشنل کانفرنس کی حکومت اپنے منشور اور وعدوں میں رکھے گئے بڑے منڈیٹ اور اعتماد کے مطابق کام کرے گی تاہم ہم نے نوٹ کیا ہے کہ نیشنل کانفرنس حکومت کے ابتدائی اقدامات ان توقعات پر پورا اترتے ہو※ نظر نہیں آ رہے ہیں ہم نیشنل کانفرنس کو مشورہ دیتے ہیں کہ وہ منڈیٹ کی اصلی روح کو پہچانے اور مؤثر طور پر قیادت کرے؛ پی ڈی پی ان کوششوں کی حمایت کے لیے تیار ہے۔ انہوں نے کہا: پارٹی کا خیال ہے کہ حکومت بجلی کی کمی، بے روزگاری، منشیات کا بحران، قیدیوں کی رہائی اور قدرتی وسائل کی لوٹ کھسوٹ جیسے اہم مسائل کو حل کرنے میں بہتر شروعات کر سکتی تھی جو ماحول اور ہماری ریاست کے حساس ماحولیاتی نظام کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا رہے ہیں۔ قرارداد میں کہا گیا: اجلاس بھارت بھر میں مختلف جیلوں میں بند سیاسی قیدیوں کی حالت کو فوری طور پر جائزہ لینے کا عمل شروع کرنے کا مطالبہ کرتا ہے، ہم فرضی اور معمولی الزامات پر قید تمام افراد کی رہائی کا مطالبہ کرتے ہیں اور سبھی قیدیوں کو جموں وکشمیر کے اندر منتقل کرنے کی پُرزور مانگ کرتے ہیں۔

مقدمے واپسی کے لئے ۳/کروڑ تو بیٹا دیکھنے کے لئے ۳۰/لاکھ کا تھا مطالبہ

جونپور: بنگلورو میں اپنی بیوی اور اس کے کنبے والوں سے متاثر انجینئر اتل سبھاش سے مقدمہ واپس لینے کے لئے تین کروڑ اور اکلوتے بیٹے سے ملنے کے لئے 30 لاکھ روپئے کا مطالبہ اس کی بیوی نکتا کی طرف سے کیا گیا تھا۔ یہی وجہ اور مقدمات سے پریشان ہو کر انجینئر اتل سبھاش نے بنگلورو میں خودکشی کر لی تھی۔ آفیشیل ذرائع کے مطابق متوفی انجینئر کے بھائی وکاس نے پولیس انسپکٹر مراٹھاہلی پولیس اسٹیشن بنگلورو کو عرضی دی ہے۔ نو دسمبر صبح 45:2 بجے واقعہ کے بارے میں پتہ چلا۔ جب مسٹر جگدیش کا فون آیا انہوں نے مجھ سے پوچھا کیا اس نے اپنے بھائی سے بات کی اور کیا انہیں پتہ ہے کہ اس نے خودکشی کر لی ہے۔ انہوں نے کہا کہ شام کو اپنے بھائی سے بات کیا تھا۔ وہ بالکل ٹھیک ٹھاک حالت میں تھا اور ایسی کوئی جانکاری نہیں تھی۔ کال کاٹنے کے بعد جب مدعی نے اپنا موبائل چیک کیا تو بھائی کے موبائل سے اسے الوداع کہنے والے کئی پیغام دکھے۔ بعد میں بھائی کا ویڈیو دیکھا تو حیران رہ گیا۔ اس نے ای۔ میل پر بھیجا تھا۔ اس کے بھائی اتل اور نکیتا کی سال 2019 میں شادی ہوئی تھی۔ نکیتا اور اس کے کنبے کے اراکین نے ہمارے بھائی کے خلاف کئی جھوٹے مقدمے درج کرائے اور ان معاملات کو بند کرنے کے لئے ملزم تین کروڑ روپئے کا مطالبہ کر رہے تھے۔ میرے بھائی کو اپنے بچوں کو دیکھنے اور اس سے ملنے کے لئے 30 لاکھ روپئے کی اضافی رقم طلب کی جارہی تھی۔ اس کیس کی ایف آئی آر درج کی گئی ہے۔ جمعہ کو بنگلورو پولیس آئی۔ ملزمین کے گھر نوٹس چسپاں کرنے کے لئے آئی تھی لیکن گھر بند تھے۔ عدالت سے متعلق کاغذات اور اس سے وابستہ فائلوں کی دستاویزات کی نقل لینا باقی ہے جو دوسرے دن لی جائے گی۔

جھارکھنڈ میں اسکولی لڑکیوں کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کے معاملے میں وزیر اعلیٰ کی سخت ہدایتیں

رانچی: وزیر اعلیٰ ہیمنت سورین جھارکھنڈ کی راجدھانی رانچی کے کوتوالی تھانہ علاقے میں اسکولی طالبات کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کے معاملے کو لے کر سنجیدہ ہیں۔ انہوں نے رانچی پولیس کو سخت ہدایات دی ہیں کہ جلد از جلد چھیڑ چھاڑ میں ملوث افراد کے خلاف کارروائی کی جائے۔ وزیر اعلیٰ کے حکم کے بعد پولیس نے تفتیش شروع کر دی ہے اور ہر پہلو سے تفتیش کی جا رہی ہے۔ اس معاملے میں ایف آئی آر درج کر لی گئی ہے۔ قابل ذکر ہے کہ کوتوالی تھانہ علاقہ میں سی سی ٹی وی میں اسکولی طالبات کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کا ویڈیو وائرل ہونے کے بعد وزیر اعلیٰ نے رانچی پولیس کو سخت کارروائی کرنے اور جلد اطلاع دینے کا حکم دیا ہے۔ وزیر اعلیٰ کے حکم کے بعد پولیس نے تفتیش شروع کر دی ہے اور ہر پہلو سے تفتیش کی جا رہی ہے۔

حصول تعلیم کے دوران محنت، کوشش اور منصوبہ بندی ضروری: مبارک کاپڑی

مسلم ایجوکیشنل اینڈ ویلفیئر ایسوسی ایشن کے زیر اہتمام دہم جماعت کے طلبہ کے لیے تعلیمی کیمپ

تھانے (نامہ نگار): زندگی میں کامیابی حاصل کرنے کے لیے منصوبہ بندی انتہائی اہم ہے، اور حصول تعلیم کے دوران محنت، کوشش اور منصوبہ بندی کا کردار نمایاں ہوتا ہے۔ ان خیالات کا اظہار معروف تعلیمی شخصیت اور کیریئر گائیڈنس کے ماہر، جناب مبارک کاپڑی نے مسلم ایجوکیشنل اینڈ ویلفیئر ایسوسی ایشن (میوا) کے زیر اہتمام دہم جماعت کے طلبہ و طالبات کے لیے منعقدہ ایک تعلیمی کیمپ کے دوران کیا۔ یہ کیمپ رابوڑی کے احمد شاہ بابا ہال میں منعقد کیا گیا، جس میں تھانے شہر کی مختلف اسکولوں سے تعلق رکھنے والے طلبہ و طالبات نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔ جناب مبارک کاپڑی نے طلبہ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ زندگی میں مشکلات کا سامنا کرنے کے لیے حوصلہ اور ہمت کی ضرورت ہوتی ہے۔ قرآن مجید کی تعلیمات کی روشنی میں ہر مشکل کے ساتھ آسانی کا ذکر موجود ہے، اور وقت کی قدر کرنے والے افراد کی دنیا بھی قدر کرتی ہے۔ انہوں نے طلبہ کو نصیحت کی کہ مایوسی کو دل و دماغ سے نکال کر خود اعتمادی پیدا کریں اور ان لوگوں کی صحبت سے دور رہیں جو مایوس کرتے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ طلبہ کو دوران تعلیم ریاضی جیسے مضامین سے خوفزدہ ہونے کی ضرورت نہیں، کیونکہ دسویں جماعت کے بعد سائنس کے شعبے میں تقریباً 73 مختلف مواقع دستیاب ہیں۔ ہماری قوم کو ڈاکٹروں سمیت مختلف شعبوں میں ماہرین کی ضرورت ہے۔ انہوں نے ان شعبوں کی تفصیلات پیش کرتے ہوئے طلبہ کو ان مواقع کو اپنی نوٹ بک میں لکھنے کی ہدایت دی اور کہا کہ کامیابی کے لیے قوتِ ارادہ ضروری ہے۔ مبارک کاپڑی نے موبائل فون کے بے جا استعمال سے متعلق بات کرتے ہوئے کہا کہ یہ تعلیمی عمل پر منفی اثر ڈال سکتا ہے، لیکن اگر موبائل کو تعلیمی مقاصد کے لیے استعمال کیا جائے تو اس کے مثبت نتائج حاصل کیے جا سکتے ہیں۔ انہوں نے طلبہ کو کامرس، آرٹس، اور دیگر شعبوں کے حوالے سے رہنمائی فراہم کی، اور ساتھ ہی آئی اے ایس جیسے اہم شعبے میں کامیابی حاصل کرنے کے طریقے بھی بتائے، جو ملک کی پالیسی سازی میں کلیدی کردار ادا کرتا ہے۔ انہوں نے طلبہ کو نصیحت کی کہ اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے بعد اپنے والدین کی خدمات کو فراموش نہ کریں، کیونکہ والدین کی دعائیں اور قربانیاں ہی بچوں کی کامیابی میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ والدین چاہتے ہیں کہ ان کے بچے تعلیم کے ذریعے خاندان اور سماج کا نام روشن کریں۔ تقریب کا آغاز حافظ سمیر کی تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ صدر ادارہ حافظ عارف انصاری کی صدارت میں منعقدہ اس پروگرام میں جنرل سکریٹری آفتاب شیخ نے مہمانوں کا استقبال کیا۔ اس موقع پر صدرِ ادارہ حافظ عارف انصاری، خازن سید عباس، اور دیگر عہدے داران نے مہمانوں کی گلپوشی کی۔ تقریب میں کوکن مرکنٹائل بینک، شاخ رابوڑی کے منیجر متین صاحب نے خصوصی شرکت کی اور بینک کی جانب سے مالی تعاون بھی فراہم کیا، جس پر ادارے کے عہدے داران اور اراکین نے ان کا شکریہ ادا کیا۔ پروگرام کے اختتام پر نائب صدر ادارہ اسماعیل نیریکر نے شرکا کا شکریہ ادا کیا۔ اسکول کے تمام اسٹاف اور ادارے کے عہدے داران کی مشترکہ کوششوں کی بدولت یہ پروگرام کامیابی سے ہمکنار ہوا۔ یہ کیمپ رابوڑی کے احمد شاہ بابا ہال میں منعقد کیا گیا، جس میں تھانے شہر کی مختلف اسکولوں سے تعلق رکھنے والے طلبہ و طالبات نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔ جناب مبارک کاپڑی نے طلبہ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ زندگی میں مشکلات کا سامنا کرنے کے لیے حوصلہ اور ہمت کی ضرورت ہوتی ہے۔ قرآن مجید کی تعلیمات کی روشنی میں ہر مشکل کے ساتھ آسانی کا ذکر موجود ہے، اور وقت کی قدر کرنے والے افراد کی دنیا بھی قدر کرتی ہے۔

مدرسہ ملت کے پاس نور محمد نامی نوجوان کا قتل، دو ملزمین گرفتار، چار سے پانچ افراد فرار

پوارواڑی پولس اسٹیشن نے ملزمین کو عدالت میں پیش کیا، مزید جانچ کیلئے پولس تحویل

مالیگاؤں: (خیال اثر) گزشتہ کل بروز جمعہ کو شب مدرسہ ملت کے پیچھے گیٹ کے پاس نور محمد عبدالسلام نامی 20 سالہ نوجوان کا قتل کر دیا گیا۔ تفصیلات کے مطابق 13 دسمبر کی رات کچھ ملزمین نے نور محمد کو تلوار اور پائپ سے بے رحمی سے وار کرتے ہوئے ہلاک کر دیا۔ ملزمین نے متوفی کے سر، چہرے اور کمر پر تلوار سے حملہ کیا اور اسے شدید زخمی کر دیا، ملزمان نے نور محمد کو کہا کہ تو نے دس دن پہلے ہم بہت دوڑایا اور تکلیف دی، پرانی رنجش اور اسی بات کو لیکر ل ملزمین نے نور محمد پر حملہ کر دیا ہے۔ دوسرے ملزم نے شاک آپ پائپ سے متوفی کی کمر پر حملہ کیا اور اسے شدید زخمی کر دیا، ملزمان نے مقتول کے سر، چہرے، اعضاء پر تلوار کے وار کر کے اسے آدھ مرا چھوڑ کر بھاگ گئے۔ اس حملے میں نور محمد شدید زخمی ہو گیا اور اس کی موت واقع ہو گئی۔ اس ضمن میں پوارواڑی پولس اسٹیشن نے فریادی فضل الرحمن حفیظ الرحمان (18) کی شکایت پر گناہ رجسٹر ڈ نمبر CCTN 2024/274 کے مطابق BNS-103(1)، 118(1)، 115(2)، 189،352 (1)، 189(2)، 191(2)، 191(3) کے تحت مقدمہ درج کر لیا ہے۔ اس ضمن میں پولس نے تیزی سے جانچ کرتے ہوئے دو ملزمین کو گرفتار کیا ہے۔ ان میں رشید احمد صغیر احمد عرف پپو، عمر 21 سال، ساکن درے گاؤں سنجری مسجد کے پاس اور محمد کیف محمد انیس عرف کھوکھا عمر 21 سال، ساکن بسم اللہ باغ گوہر ہوٹل کے پاس، گرفتار ملزمان کے نام بتائے گئے ہیں، پولس نے ان کے علاوہ چار سے پانچ ملزمان فرار بتائے گئے ہیں، پولس نے انہیں آج عدالت میں پیش کیا جہاں انہیں پولس نے کسٹڈی کا مطالبہ عدالت میں پیش کرتے ہوئے ان ملزمان کی پولس تحویل حاصل کی، مزید جانچ پڑتال پوارواڑی پولس کر رہی ہیں۔

TAMIR E-SIASAT
www.tameerurdudaily.com
दैनिक तामीर, बीड

کھدائی کی زیادہ بات ہونے سے فرقہ وارانہ ہم آہنگی کو خطرہ: اکھلیش یادو

لکھنؤ: سماج وادی پارٹی (ایس پی) صدر اکھلیش یادو نے کہا کہ کھودائی کی زیادہ باتوں سے ملک کے فرقہ وارانہ ہم آہنگی کو خطرہ ہوسکتا ہے۔ یادو نے ہفتہ کو کہا کہ سماج وادی پارٹی (ایس پی) سماجی انصاف اور دلتوں، پچھڑوں، اقلیتوں، کسانوں کو ان کا حق اور احترام دلانے کے لئے کام کررہی ہے جبکہ بی جے پی کے لوگ نفرت پھیلانے کی سیاست کرتے ہیں۔ جو لوگ ملک میں جگہ جگہ کھودائی کی بات کررہے ہیں۔ یہ سب ایک دن ملک کی ہم آہنگی کھودیں گے۔ اگر ہر جگہ کھودائی ہوگی تو ملک آگے نہیں بڑھے گا۔ اگر ترقی یافتہ ہندوستان بنانا ہے تو بہت چیزوں پر کام کرنا ہوگا۔ سب کا احترام کرنا ہوگا۔ انہوں نے کہا 'پی ڈی اے جتنا مضبوط اور متحد ہوگا۔ بی جے پی اتنی ہی زیادہ فرقہ وارانہ سیاست کرے گی۔ ہم نے پی ڈی اے کو متحد کر کے سال 2024 کے الیکشن میں بی جے پی کو ہرایا ہے۔ ہمارے کارکنان نے بوتھ سطح پر محنت کی ہے۔ بی جے پی سے زمین پر لڑنا ہوگا۔ سال 2027 کے اسمبلی الیکشن میں عوام سال 2024 سے بھی بہتر نتائج دیں گے۔ یادو نے کہا کہ سماج وادی پارٹی (ایس پی) کی لڑائی بی جے پی کی فرقہ وارانہ نفرت اور تفریق کی سیاست سے ہے۔ جو بی جے پی کو ہرائے گا ہم اس کے ساتھ ہیں۔ بی جے پی ترقی کی بات نہیں کرتی ہے۔ وزیر اعظم نے دس سال پہلے گنگا صفائی کا وعدہ کیا تھا۔ لیکن آج بھی گنگا صاف نہیں ہوئی۔ ندیوں کے نالے آج بھی گنگا میں جارہے ہیں۔ کانپور، قنوج سمیت تمام جگہ نالے گنگا میں جارہے ہیں۔ بی جے پی اپنے وعدوں کا ذکر نہیں کررہی ہے۔ وزیر اعظم جس ایکسپریس وے پر ہرکولیس جہاز سے اترے تھے وہ ایکسپریس وے سماج وادی پارٹی (ایس پی) حکومت نے ڈیزائن کیا ہے۔ سماج وادی حکومت نے ایکسپریس وے بنایا۔ لکھنؤ، کانپور، آگرہ، نوئیڈا کی میٹرو سماج وادی حکومت کی دین ہے۔ سماج وادی حکومت نے لکھنؤ میں گومتی ندی پر ریور فرنٹ بنایا۔ گومتی ندی صاف رہے اس کے لئے نالوں کو روکا۔ ندیوں کی صفائی کے لئے ایک ماڈل بنایا لیکن بی جے پی حکومت نے اس کام کو نہیں پورا ہونے دیا۔ گومتی ریور فرنٹ گجرات کے سابرمتی ریور فرنٹ سے بہتر بنا ہے۔ اس لئے بی جے پی کو دقت ہے۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی نے ضمنی الیکشن میں پولیس اور اقتدار کا غلط استعمال کیا۔ آئین میں جمہوریت میں سبھی کو ووٹ کا حق ملا ہے۔ بی جے پی نے ووٹ ڈالنے سے روکا۔ پولیس نے بی جے پی کے لئے ووٹ ڈالے اور پولیس نے بی جے پی کو جتایا۔ پولیس کے ایک افسر نے خواتین کو ریلوالور دکھا کر ڈرایا، ووٹ ڈالنے سے روکا۔ سماج وادی پارٹی نے الیکشن کمیشن میں تین سو سے زیادہ شکایت کی۔ یادو نے کہا کہ سماج وادی پارٹی ہمیشہ سے ای وی ایم کے خلاف ہے۔ ہم ای وی ایم سے الیکشن جیت کر ای وی ایم کو ہٹائیں گے۔ دنیا کے تمام ترقی یافتہ ممالک میں ای وی ایم سے الیکشن نہیں ہوتا ہے۔ جرمنی سمیت کئی ممالک میں ای وی ایم سے ووٹنگ غیر قانونی ہے۔ ای وی ایم سے ووٹنگ سے پتہ چل جاتا ہے کہاں کسے ووٹ ملا۔ اس سے دشمنیاں بڑھ رہی ہیں۔ ووٹنگ خفیہ ہوتی ہے۔ سیکریٹ ووٹنگ بیلٹ سے ہی ہوسکتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے سماج کو ذاتیوں میں نہیں تقسیم کیا۔ ہم تو محروم اور استحصال زدہ طبقات کو ان کا حق دلانے کی لڑائی لڑرہے ہیں۔ سماج کو ذاتیوں میں رشی۔منو نے بانٹا ہے۔ میں جوڑنے کی سماجی انصاف دلانے کا کام کررہا ہوں۔ میرے وزیر اعلی عہدے سے ہٹنے کے بعد بی جے پی نے وزیر اعلی آواس گنگا جل سے کیوں دھلوایا تھا۔ مندر سے جانے کے بعد مندر کیوں دھلوایا تھا۔ اکھلیش یادو نے کہا کہ لوک سبھا ایوان چلنا چاہئے۔ حکومت کو چلنا چاہئے۔ ایوان چلے گا تبھی سبھی مسائل اور مسائل پر بحث ہوگی۔ ہمارے لئے سنبھل پر بحث ہونا اولین ترجیح تھی۔ کیا کوئی تصور کرسکتا ہے کہ سروے کے بہانے ماحول اتنا خراب کردیا جائے گا۔ سنبھل میں واقعہ انتظامیہ کے افسران نے کرایا۔ وہاں انتظامیہ کی ناکامی ہے۔ جب کبھی سنبھل کے واقعہ کی جانچ ہوگی۔ عدالت کا فیصلہ آئے گا تو افسر ہی خاطی پائے جائیں گے۔ سنبھل میں سب کچھ افسران کا کرایا ہوا ہے۔ جو جانیں گئی ہیں اس کے لئے افسر ہی ذمہ دار ہیں۔

سڑک حادثہ میں دو نوجوانوں کی موت، دو زخمی

ادے پور: راجستھان کے جھنجھنو ضلع کے دھنوری تھانہ علاقے میں دو موٹر سائیکلوں کے درمیان ٹکر میں دو نوجوانوں کی موت ہوگئی اور دو دیگر زخمی ہوگئے۔ پولیس نے بتایا کہ دھنوری تھانہ علاقے میں جمعہ کی رات ہری پورہ کانت روڈ پر کانٹ گاؤں کے قریب دو موٹر سائیکلوں کے درمیان تصادم ہوا۔ حادثے میں پرویز (22) کی موقع پر ہی موت ہوگئی جبکہ دوسری موٹر سائیکل پر سوار چرنجیوی لال (20)، راجندر (28) اور دھرمیندر (20) شدید زخمی ہوگئے۔ دھرمیندر کی اسپتال میں علاج کے دوران موت ہوگئی۔ دونوں زخمی نوجوان بی ڈی کے اسپتال میں زیر علاج ہیں۔

ہمارا آئین سب سے بڑا اور خوبصورت ہے: رجیجو

نئی دہلی: مرکزی وزیر برائے اقلیتی امور کرن رجیجو نے مساوات کو آئین کی روح قرار دیتے ہوئے آج لوک سبھا میں کہا کہ یہ تمام شہریوں کو مساوی حقوق اور مواقع فراہم کرتا ہے، اس لیے یہ دنیا میں ملک کا سب سے بڑا اور خوبصورت آئین ہے۔ پارلیمانی امور کے وزیر کرن رجیجو نے آئین کو اپنانے کے 75 سال کے شاندار سفر پر آج دوسرے دن بحث شروع کرتے ہوئے کہا کہ آئین کی روح کے مطابق وزیر اعظم نریندر مودی نے سب کا ساتھ، سب کا وکاس، سب کا وشواس اور سب کا پریاس کے فلسفے کے ساتھ حکومت چلائی ہے۔ انہوں نے کہا کہ آئین کی وجہ سے آج ایک قبائلی خاتون ملک کے اعلیٰ ترین عہدے پر فائز ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہمارا آئین نہ صرف دنیا کا سب سے بڑا ہے بلکہ سب سے خوبصورت بھی ہے، جس میں سب کے لیے دفعات موجود ہیں۔ ہمیں اس آئین پر فخر ہے۔ مسٹر رجیجو نے کہا کہ ہمارے ملک میں اقلیتی کمیشن ہے، جب کہ دوسرے ممالک میں ایسا نہیں ہے۔ اقلیتوں کے لیے خصوصی قانون بنایا گیا ہے۔ اقلیتوں کے لیے بہت سی اسکیمیں بنائی گئی ہیں، جن سے انہیں فائدہ مل رہا ہے۔ کانگریس کی حکومت ہو یا ہماری حکومت، سب نے اپنے اپنے طریقے سے کام کیا ہے، لیکن یہ کہنا غلط ہے کہ یہاں اقلیتیں محفوظ نہیں ہیں۔ ایسی بات نہیں کرنی چاہیے جس سے ملک کا امیج خراب ہو۔ ملک میں اقلیتیں محفوظ ہیں، اسی لیے دوسرے ممالک سے متاثرین یہاں آتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اگر بابا صاحب امبیڈکر نہ ہوتے تو ہم جیسے لوگ یہاں منتخب ہو کر ایوان میں نہ آتے۔ کچھ لوگوں نے بابا صاحب کی بات کی غلط تشریح کی اور کہنا شروع کر دیا کہ وہ ہندو مخالف بات کرتے ہیں، جبکہ انہوں نے ایسا نہیں کہا۔ بابا صاحب نے کسی ایک مذہب کی بات نہیں کی۔ مرکزی وزیر نے کہا کہ ملک کے پہلے وزیر اعظم جواہر لال نہرو نے اس وقت کے تمام وزرائے اعلیٰ کو خط لکھ کر کہا تھا کہ اگر ریزرویشن کو فروغ دیا جائے گا تو ہنرمندوں کو نقصان پہنچے گا۔ پنڈت نہرو نے بھی کئی اجلاسوں میں اس قسم کی بات کہی تھی۔ انہوں نے کہا کہ اس کے برعکس ہم باصلاحیت افراد کو بھی فروغ دینا چاہتے ہیں، لیکن غریب، پسماندہ اور محروموں کو کچل کر نہیں۔ مسٹر رجیجو نے کہا کہ بابا صاحب 1952 میں دوبارہ ایوان میں منتخب ہونا چاہتے تھے، لیکن کانگریس نے انہیں ہرانے کی سازش کی۔ کانگریس کو اس کے لیے ہم وطنوں سے معافی مانگنی چاہیے۔ کانگریس نے اپنے دور حکومت میں بابا صاحب کو بھارت رتن نہیں دیا۔ انہیں ایک ایسے وقت میں بھارت رتن سے نوازا گیا جب بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کی حمایت یافتہ حکومت اقتدار میں آئی تھی۔ مسٹر رجیجو نے کہا کہ ملک کو آگے لے جانے کے لیے سب کو متحد ہو کر کام کرنا ہوگا۔ جب ہندوستان کو آزادی ملی تو کئی دوسرے ممالک کو بھی آزادی ملی۔ ہندوستان میں جمہوریت سب سے مضبوط ہے، لیکن یہ معیشت میں پیچھے رہ گئی، اسی لیے وزیر اعظم مودی نے ایک ترقی یافتہ ہندوستان بنانے کا عزم کیا ہے۔ ہمارے ملک میں کسی چیز کی کمی نہیں ہے پھر بھی ملک غریب کیسے رہا؟ سوچنے کی ضرورت ہے کہ ملک ترقی یافتہ کیوں نہیں ہوا؟ 2014 کے بعد ملک کی ترقی کا ہدف آیا ہے۔ مقصد کے بغیر کچھ حاصل نہیں کیا جاسکتا۔ انہوں نے کہا کہ جب پورا ملک مل کر کام کرے گا تب ہی ہندوستان 2047 میں ترقی یافتہ بنے گا۔ مرکزی وزیر نے کہا کہ مسٹر مودی کے اقتدار میں آنے کے بعد سرحدی علاقوں کی تیزی سے ترقی ہوئی جبکہ کانگریس کی پالیسیوں کی وجہ سے سرحدی علاقوں میں کوئی ترقی نہیں ہوئی۔ کانگریس نے شمال مشرق کی طرف کوئی توجہ نہیں دی تھی لیکن آج وہ آنسو بہارہی ہے۔

ہرجیندر سنگھ دھامی کو خواتین کے تضحیک آمیز ریمارکس پر نوٹس جاری

چنڈی گڑھ: پنجاب ویمن کمیشن نے بی بی جاگیر کور کے خلاف توہین آمیز ریمارکس اور زبان کے استعمال کے معاملے میں شرومنی گرودوارہ پربندھک کمیٹی (ایس جی پی سی) کے صدر ہرجیندر سنگھ دھامی کو از خود نوٹس جاری کیا ہے۔ ہفتہ کو پنجاب ویمن کمیشن کی چیئر پرسن رج لالی گل نے کہا کہ کمیشن نے خواتین کے خلاف اس تضحیک آمیز تبصرے کو بہت سنجیدگی سے لیا ہے اور پنجاب میں خواتین کے حقوق، عزت اور وقار کے تحفظ کو یقینی بنانے کے لیے پرعزم ہے۔ کمیشن کی چیئر پرسن نے کہا کہ یہ معاملہ سوشل میڈیا کے ذریعے کمیشن کے علم میں آیا کہ ایک صحافی کے ساتھ ٹیلی فون پر بات چیت کے دوران ہرجیندر سنگھ دھامی نے بی بی جاگیر کور کو مخاطب کرتے ہوئے انتہائی تضحیک آمیز اور غیر انسانی الفاظ کا استعمال کیا۔ اس طرح کی زبان اور تبصرے نہ صرف ایک عورت کو بدنام کرتے ہیں بلکہ پورے خواتین کے معاشرے کی توہین کرتے ہیں۔ رج لالی گل نے کہا کہ مسٹر دھامی ایس جی پی سی کے صدر کے طور پر ایک اہم اور انتہائی قابل احترام عہدے پر فائز ہیں، ان سے یہ امید نہیں کی جاسکتی کہ ان کا طرز عمل تمام بنی نوع انسان کے احترام اور وقار کے اعلیٰ ترین معیارات کی عکاسی کرتا ہے۔ ایسی تضحیک آمیز زبان کا استعمال نہ صرف ان کے عہدے کے لیے نامناسب ہے بلکہ معاشرے کو ایک غلط پیغام بھی دیتا ہے۔ گرونانک دیو جی کے قول "سو کیوں مندا آکھیے جیتو جمے راجان" کا حوالہ دیتے ہوئے کمیشن کی چیئر پرسن نے ایس جی پی سی سے اپیل کی ہے کہ وہ خواتین کے تئیں بدسلوکی کرنے والے مسٹر دھامی کو فوری طور پر برخاست کرے۔ کمیشن نے دھامی کو ہدایت دی ہے کہ وہ 17 دسمبر 2024 تک پنجاب اسٹیٹ ویمن کمیشن کے دفتر میں ذاتی طور پر حاضر ہو کر مبینہ تبصروں سے متعلق آڈیو ریکارڈنگ کے ساتھ اپنی تحریری وضاحت اور بیان جمع کرائیں۔ خواتین کمیشن نے یہ بھی کہا کہ اگر مسٹر دھامی مقررہ وقت کے اندر ذاتی طور پر حاضر ہو کر نوٹس کا جواب نہیں دیتے ہیں تو کمیشن پنجاب اسٹیٹ ویمن کمیشن ایکٹ 2001 کے تحت حاصل اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے متعلقہ حکام کے خلاف مناسب کارروائی کی سفارش کرے گا۔

جمہوریت کی حفاظت کے لیے ہم کانگریس کے ساتھ ہیں: ڈی ایم کے

نئی دہلی: دراوڑ منیتر کزگم (ڈی ایم کے) کے اے راجہ نے آج کہا کہ ان کی پارٹی کو یقینی طور پر کانگریس سے شکایات ہیں لیکن آج وہ ملک میں جمہوریت، سوشلزم اور سیکولرازم کے تحفظ کے لیے اس کے ساتھ بیٹھی ہے۔ آئین کے 75 سال کے شاندار سفر پر لوک سبھا میں دو روزہ بحث کے دوسرے دن بحث کو آگے بڑھاتے ہوئے مسٹر راجہ نے کہا ان کی پارٹی کو کانگریس سے ضرور شکایات ہیں لیکن ہمیں آئین، جمہوریت، سیکولرزم اور سوشلزم کے بارے میں فکر ہے۔ اس لیے ان کی پارٹی کانگریس کے ساتھ کھڑی ہے۔ اس وقت جمہوریت، سوشلزم اور سیکولرازم کو دبا دیا گیا ہے، اسی لیے میں کانگریس کے ساتھ بیٹھا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ کیسوانند بھارتی کیس میں سپریم کورٹ کی آئینی بنچ نے واضح کر دیا تھا کہ آئین میں ترمیم کی جاسکتی ہے لیکن اس کی بنیادی روح کو تبدیل نہیں کیا جاسکتا۔ مسٹر راجہ نے کہا کہ دامودر ونائک ساورکر سب سے پہلے ہندو قوم کی بات کرنے والے تھے، محمد علی جناح نے ان کے بعد دو قوموں کی بات شروع کی۔ انہوں نے کہا کہ بابا صاحب ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر نے ہندو قوم کے اصول کو قبول نہیں کیا تھا۔ بحث میں شامل ہوتے ہوئے تلگو دیشم کے ایل سری کرشنا دیوریالو نے کہا کہ ڈاکٹر امبیڈکر نے ایک بہت ہی شاندار آئین بنایا، لیکن دستور ساز اسمبلی کے دیگر اراکین نے بھی اسے بنانے میں بہت مدد کی۔ مسٹر دیوریالو نے کہا کہ جب سابق وزیر اعلی این ٹی راؤ چیف منسٹر تھے اور علاج کے لئے امریکہ گئے تھے تو آندھرا پردیش میں ان کی حکومت گرادی گئی، کیا یہ آئین کے مطابق تھا؟ انہوں نے کہا کہ ہماری جمہوریت ڈاکٹر امبیڈکر کے بنائے ہوئے بہت اچھے آئین کی وجہ سے زندہ ہے، ہم سب مل کر آئین کو برقرار رکھیں گے۔

کووڈ گھپلہ کیس میں کرناٹک حکومت کے افسران کے خلاف ایف آئی آر درج

بنگلورو: کووڈ-19 وبائی امراض کے دوران مبینہ دھوکہ دہی کے سلسلے میں کرناٹک حکومت کے کئی عہدیداروں کے خلاف ایف آئی آر درج کی گئی ہے۔ یہ معاملہ پی پی ای کٹس اور این 95 ماسک کی خریداری سے متعلق ہے، جس کے نتیجے میں ریاست کو 167 کروڑ روپے کا نقصان ہوا۔ سال 2020 میں ریاستی حکومت نے طبی عملے کے لیے 2.59 لاکھ N95 ماسک اور اتنی ہی تعداد میں پی پی ای کٹس کا آرڈر دیا تھا۔ ڈائریکٹوریٹ آف میڈیکل ایجوکیشن (ڈی ایم ای) کے چیف اکاؤنٹس آفیسر ڈاکٹر ایم وشنو پرساد کی طرف سے دائر کی گئی شکایت میں ڈی ایم ای کے سابق ڈائریکٹر سمیت سینئر افسران پر قانونی خریداری کے طریقہ کار کو نظر انداز کرنے کا الزام لگایا گیا ہے۔ اگرچہ شکایت میں کسی سیاسی شخصیت کا نام نہیں لیا گیا تاہم ان کے ممکنہ ملوث ہونے کے بارے میں شکوک وشبہات ہیں۔ شکایت میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ ممبئی کی ایک کمپنی نے قیمتوں میں اضافے اور ٹینڈر کے عمل میں دھاندلی میں اہم کردار ادا کیا تھا۔ اس نے یہ بھی کہا کہ ضروری سامان کبھی سپلائی نہیں کیا گیا اور تضادات کو چھپانے کے لیے غلط دستاویزات کا استعمال کیا گیا۔ ذرائع کے مطابق معاملے کی تحقیقات جاری ہیں اور ملزمان کو نوٹس جاری کر دیے گئے ہیں۔ فسران مکمل تحقیقات کے لیے خصوصی تحقیقاتی ٹیم (ایس آئی ٹی) بنانے پر غور کر رہے ہیں۔ یہ جسٹس مائیکل ڈی کونہا کی حالیہ رپورٹ کے بعد سامنے آیا ہے جس میں کووڈ-19 ریلیف فنڈز کی بدانتظامی کو بے نقاب کیا گیا تھا اور ہیلتھ سروس کے لئے 447 کروڑ روپے مختص کرنے پر تشویش کا اظہار کیا گیا تھا۔ شکایت میں کسی سیاسی شخصیت کا نام نہیں لیا گیا تاہم ان کے ممکنہ ملوث ہونے کے بارے میں شکوک وشبہات ہیں۔

کوچنگ پر انحصار کم کرنے کے لیے حکومت جامع تعلیمی اصلاحات پر زور دے رہی ہے: دھرمیندر پردھان

نئی دلی۔ 14 ردسمبر۔ ایم این این۔ مرکزی وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان نے کوچنگ سینٹرز پر طلباء کے انحصار کو کم کرکے اور اسکولی تعلیم کے لیے زیادہ جامع نقطہ نظر اپناتے ہوئے ہندوستان کے تعلیمی نظام کو تبدیل کرنے کے حکومت کے عزم پر زور دیا۔ ایجنڈا آج تک کے "شکشا کی پریکشا" میں خطاب کرتے ہوئے، پردھان نے اس شعبے کے اندر اہم تبدیلیوں کا خاکہ پیش کیا، جس میں تعلیم کی عالمگیریت اور یونیورسٹیوں میں کثیر لسانی فریم ورک کا تعارف شامل ہے۔ حکومت کی اصلاحی حکمت عملی کا ایک بنیادی مقصد ہندوستانی تعلیم میں مروجہ کوچنگ کلچر کو مرحلہ وار ختم کرنا ہے۔ پردھان نے اے آئی سے چلنے والے سیکھنے کے نظام کو متعارف کرانے پر زور دیا، جیسے کہ آئی آئی ٹی کانپور میں تیار کیا گیا ہے، جس کا مقصد طلباء کے لیے انٹرا ایکٹو امتحان کی تیاری میں سہولت فراہم کرنا ہے۔ انہوں نے کہا کہ "ہمارا مقصد یہ ہے کہ سیکھنے کے لیے جدید آلات کی پیشکش کر کے کوچنگ پر انحصار کو ختم کیا جائے۔ ہمیں تعلیمی امتحانات اور بدلتے ہوئے تعلیمی منظرنامے سے متعلق پیچیدگیوں کو تسلیم کرنا ہوگا۔ پچھلی دہائی کے دوران، ہندوستان کے تعلیمی نظام میں خاطرخواہ تبدیلیاں آئی ہیں، جو ترقی پسند کاری اور مضبوط اصلاحات کی طرف ایک مضبوط محرک کے ذریعے کارفرما ہے۔ گزشتہ چھ مہینوں میں، محکمہ کو متعدد چیلنجوں کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ جیسا کہ ہم قومی تعلیمی پالیسی 2020 کی پانچویں سالگرہ پر غور کر رہے ہیں، ہماری اولین ذمہ داری ہے کہ اسے پورے ملک میں مؤثر طریقے سے نافذ کیا جائے۔" پردھان نے آئندہ دہائیوں کے لیے حکومت کے بلند حوصلہ جاتی وژن پر بھی روشنی ڈالی، جس میں ہندوستان کے قیام پر توجہ مرکوز کی گئی۔ ہمارا مقصد ہندوستانی یونیورسٹیوں کو عالمی سطح کے معیارات پر بلند کرنا ہے اور عالمی رابطوں کو فروغ دینا ہے، کیمپس افریقہ اور ابوظہبی جیسے خطوں تک پھیلے ہوئے ہیں۔ قومی تعلیمی پالیسی نے بین الاقوامی تبادلوں کو بڑھانے اور معیاری تعلیم کو ترجیح دینے کی راہ ہموار کی ہے۔ حالیہ پیش رفت، بشمول نئی دہلی میں ساؤتھمپٹن کیمپس کا قیام اور ہاپکنز یونیورسٹی کے کیمپس کے منصوبوں سے، باہمی تعاون کے پروگراموں کے ذریعے تعلیمی معیار کو مزید بہتر کرنے کی امید ہے۔ حکومت خاص طور پر ریاستوں کو مقامی زبان میں تبادلے کو فروغ دینے کی خواہشمند ہے، جس کی مثال بھارتیہ بھاشا دیوس جیسے اقدامات سے ملتی ہے، جو 13 مختلف زبانوں کو منانے کا ...

مفت آدھار کارڈ اپ ڈیٹ کرانے کی مدت میں ایک اور توسیع

نئی دہلی: آج کے دور میں آدھار کارڈ کی اہمیت ہر کسی کو معلوم ہے۔ یہ سم کارڈ خریدنے سے لے کر بینک اکاؤنٹس کھولنے، گاڑیاں، جائیداد اور زمینوں کے خرید وفروخت تک، حکومت کے منصوبوں اور طلباء کیلئے اسکالرشپس کے حصول میں ضروری ہوگیا ہے۔ تاہم، وقت گزرنے کے ساتھ افراد کے چہروں میں تبدیلیاں آنا معمول کی بات ہے، اور اسی طرح ایڈریس کی تبدیلی بھی عام ہے، جس کے باعث آدھار کارڈ ہولڈرز اور حکام کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ان مسائل کو حل کرنے کے لیے یونیک آئیڈنٹفکیشن اتھارٹی آف انڈیا (UIDAI) آدھار میں تبدیلیوں اور اپ ڈیٹس کی سہولت فراہم کرتا رہا ہے۔ اس سلسلہ میں حکومت نے آدھار کے 10 سال پرانے کارڈز کی تفصیلات کو مفت میں اپ ڈیٹ کرنے کیلئے جو آخری تاریخ مقرر کی تھی، وہ آج ختم ہوگئی۔ لیکن اس کے بعد یو آئی ڈی اے آئی (UIDAI) نے ایک اہم فیصلہ کرتے ہوئے اس تاریخ میں توسیع کردی ہے۔ اب یہ مدت جون 2025 تک بڑھادی گئی ہے۔ اس کے مطابق، آپ یو آئی ڈی اے آئی کی ویب سائٹ myaadhar.uidai.gov.in پر جا کر آدھار نمبر اور موبائل نمبر کے ذریعے لاگ ان کر کے مفت اپ ڈیٹ کر سکتے ہیں۔ آن لائن اپ ڈیٹ کرنے کا طریقہ:

سب سے پہلے myaadhar.uidai.gov.in پر جائیں اور آدھار نمبر کے ذریعے لاگ ان کریں۔

- اپ ڈیٹ کرنے کا آسان طریقہ" آپشن پر کلک کریں۔
- آپ کے رجسٹرڈ موبائل نمبر پر ایک OTP موصول ہوگا، اسے داخل کریں۔
- OTP داخل کرنے کے بعد "ڈاکیومنٹ اپ ڈیٹ" آپشن پر کلک کریں۔
- تفصیلات کا جائزہ لیں، اگر تبدیلی کی ضرورت ہوتو کریں، ورنہ موجودہ تفصیلات کے ساتھ "نیکسٹ" پر کلک کریں۔
- نیچے اسکرول کریں اور "پروف آف آئیڈنٹیٹی" اور پروف آف ایڈریس" کے ڈاکیومنٹس منتخب کریں۔
- منتخب کردہ ڈاکیومنٹس کو اسکین کر کے اپ لوڈ کریں۔
- آخر میں "سمٹ" بٹن پر کلک کریں

آپ کو اپ ڈیٹ کی درخواست کا 14 ہندسوں کا نمبر موصول ہوگا جس سے آپ اس کی حالت جانچ سکتے ہیں۔

اہم نوٹ: اس مفت مدت کے اختتام کے بعد، آپ کو فوٹو، ایڈریس یا دیگر تفصیلات میں تبدیلی کے لیے 50 روپے فیس ادا کرنی ہوگی۔

بنگال میں ۱.۲۲ کروڑ روپے کا سونا ضبط، دو گرفتار

سلی گڑی: مغربی بنگال میں ڈائریکٹوریٹ آف ریونیو انٹیلی جنس (ڈی آر آئی) سلی گڑی یونٹ نے اس وقت ایک اہم کامیابی حاصل کی جب انہوں نے سونے کی اسمگلنگ کی کوشش کو ناکام بناتے ہوئے دو اسمگلروں کو ۱.۲۲ کروڑ روپے کے سونے کے ساتھ گرفتار کیا۔ گرفتار ملزمان میں مہیش چودھری اور موہن بوساک شامل ہیں جو بہار کے کشن گنج کے رہنے والے ہیں۔ بتایا جاتا ہے کہ اسمگلروں نے سونا ہندوستان بنگلہ دیش سرحد سے سلی گوڑی اور کوچ بہار کے راستے بہار لے جانے کا منصوبہ بنایا تھا۔ کوچ بہار میں سونا چودھری اور بوساک کے حوالے کیا گیا، جنہوں نے اسے کار کے ایئر فلٹر کے اندر خصوصی طور پر بنائے گئے چیمبر میں چھپا دیا۔ ایک خفیہ اطلاع کی بنیاد پر ڈی آر آئی سلی گڑی یونٹ نے ایک خصوصی آپریشن کیا اور جلپائی گوڑی ضلع میں نیشنل ہائی وے-27 پر واقع ہسلوڈنگا ٹول پلازہ کے قریب اسمگلروں کی کار کو روکا۔ مکمل تلاشی کے بعد کار میں چھپے ہوئے چیمبر سے سونے کے 13 بسکٹ برآمد ہوئے۔ جب پوچھ گچھ کی گئی تو چودھری اور بوساک سونے سے متعلق کوئی درست دستاویزات نہیں دکھا سکے جس کی وجہ سے انہیں گرفتار کرلیا گیا۔ ڈی آر آئی کے وکیل رتن بنک نے تصدیق کی کہ جمعہ کو کی گئی کارروائی میں 1 کروڑ 22 لاکھ روپے سے زائد مالیت کا ایک کلوگرام سے زائد غیر ملکی سونا برآمد کیا گیا۔

امیت شاہ جموں کشمیر میں اعلیٰ سطحی سیکورٹی میٹنگ کی صدارت کریں گے

نئی دہلی: مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ 19 دسمبر کو قومی دارالحکومت میں ایک اعلیٰ سطحی سیکورٹی میٹنگ کی صدارت کریں گے۔ سرکاری ذرائع نے ہفتہ کو یہ اطلاع دی۔ ترقی سے واقف اہلکاروں نے بتایا کہ میٹنگ میں بنیادی طور پر جموں و کشمیر کی صورتحال پر خصوصی زور دیتے ہوئے سیکورٹی کے اہم مسائل پر توجہ دی جائے گی۔ جموں و کشمیر کے لیفٹیننٹ گورنر منوج سنہا بھی میٹنگ میں شرکت کریں گے، جس کا مقصد جموں و کشمیر میں امن و استحکام کو یقینی بنانے کی حکمت عملیوں کا جائزہ لینا ہے۔ قومی سلامتی کے مشیر اجیت ڈوول، مرکزی داخلہ سکریٹری گووند موہن، انٹیلی جنس بیورو کے ڈائریکٹر تپن ڈیکا، اعلیٰ فوجی افسران بشمول چیف آف آرمی اسٹاف جنرل اوپیندر دویدی، سی اے پی ایف کے ڈائریکٹر جنرل، چیف سکریٹری، جموں و کشمیر کے ڈی جی پی اور دیگر سینئر افسران موجود رہیں گے۔ پچھلی میٹنگ میں، وزیر داخلہ نے سکیورٹی ایجنسیوں کو ہدایت کی تھی کہ وہ وادی کشمیر میں حاصل کردہ کامیابیوں کو جموں ڈویژن میں علاقے کے تسلط اور زیرو ٹیرر پلان کے ذریعے دہرائیں۔ شاہ نے اس سے پہلے کی میٹنگوں میں تمام سکیورٹی ایجنسیوں کو مشن موڈ میں کام کرنے اور مربوط انداز میں فوری رد عمل کو یقینی بنانے کی ہدایت کی تھی۔ اس کے بعد انہوں نے سکیورٹی ایجنسیوں کے درمیان ہموار رابطہ کاری، کمزور علاقوں کی نشاندہی اور ایسے علاقوں کے سکیورٹی خدشات کو دور کرنے پر بھی زور دیا۔ دہشت گردی کے خلاف زیرو ٹالرنس کی پالیسی کا اعادہ کرتے ہوئے، وزیر داخلہ نے کئی مواقع پر اس بات کا اعادہ کیا ہے کہ حکومت جموں وکشمیر سے دہشت گردی کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑے گی۔

سڑک حادثے میں پولیس اہلکار کی موت

دھمتری: چھتیس گڑھ کے دھمتری ضلع میں ہفتہ کو ایک سڑک حادثہ میں ایک پولیس اہلکار کی موت ہوگئی۔ موٹر سائیکل پر سوار کانسٹیبل کو نامعلوم گاڑی نے ٹکر ماردی جس سے وہ موقع پر ہی ہلاک ہوگیا۔ واقعہ کے بعد ڈرائیور فرار ہوگیا ہے۔ حادثہ ارجونی چوک میں ریلائنس پٹرول پمپ کے قریب پیش آیا۔ اطلاعات کے مطابق بھکھرا پولیس اسٹیشن میں تعینات کانسٹیبل کیشو مراری چھٹی پر تھے۔ ہفتہ کو وہ اپنے آبائی گاؤں سمبل پور واپس آرہے تھے۔

بھانڈوپ میں ای وی ایم مشینوں کے خلاف بھوجن وکاس اگاڑی کا عجیب وغریب مہم

بھانڈوپ: (زبیر فطرت) گزشتہ دنوں مہاراشٹرا اسمبلی چناؤ میں ووٹنگ مشین کے خلاف بھانڈوپ ویسٹ کے مقام پر بھانڈوپ حلقہ کی امیدوار سنیھا روحانی کی قیادت میں احتجاج کیا گیا تھا انھوں نے گدھے کے سر پر ای وی ایم مشین رکھی تھی اور الیکشن کمشنر کے خلاف احتجاج کیا گیا۔ اس مورچہ میں بڑی تعداد میں خواتین شریک تھیں بھانڈوپ تعلقہ صدر سہاش مانڈلے پروین ساونت واگھمارے ونود گوائی بھی موجود تھے اس احتجاج کا نظارہ دیکھنے کے لئے ہجوم الڈ پڑا تھا اور یہ اپنی نوعیت کی عجیب وغریب مہم تھی۔

بقیہ: سرمائی اجلاس سے قبل......

نشانہ بنایا، نانا پٹولے نے کہا کہ ہم پربھنی میں ہوئے واقعہ کی مذمت کرتے ہیں۔ ہم نے حکومت سے آئین کی کاپی کی بے حرمتی کے حوالے سے کارروائی کا مطالبہ کیا۔ تاہم، آج ریاست میں تین رنگی حکومت ہے، اور حکومت میں ملائی کے کھاتے کے لیے لڑائیاں جاری ہیں۔ ملائی کا حساب کس کو ملتا ہے؟ حکومت صرف اس کے لیے کام کررہی ہے۔ اس حکومت کی طرف سے انتظامیہ کو دیے گئے احکامات کے زور پر پربھنی میں لاٹھی چارج کیا گیا ورنہ پربھنی کے ضلع کلکٹر اور پولیس سپر نٹنڈنٹ لاٹھی چارج کا حکم کیونکر دیتے؟ اس پر بھی کارروائی کی جانی چاہیے۔

بقیہ کانپور اے سی پی......

دعویٰ کر کے طالب علم سے دوستی کی۔ ایف آئی آر کے مطابق خان نے طالبہ سے شادی کا وعدہ کر کے اس کا جنسی استحصال کیا۔ جب طالبہ کو معلوم ہوا کہ خان پہلے سے شادی شدہ ہے تو اس نے اس سے رشتہ ختم کرنے کو کہا۔ خان نے مبینہ طور پر اسے بتایا کہ وہ طلاق لینے کے عمل میں ہے اور جب طلاق طے پاجائے گی تو وہ اس سے شادی کرے گا۔ اس کے بعد طالبہ نے اس پر عصمت دری کا الزام لگایا اور کلیان پور تھانے میں شکایت درج کرائی، جس کے بعد پولیس نے فوری طور پر ایف آئی آر درج کی۔ ایف آئی آر درج ہونے کے بعد خان کو کانپور سے ہٹا کر لکھنؤ کے ڈی جی پی آفس میں منتقل کر دیا گیا۔ کیس کی تحقیقات کے لیے ڈی سی پی انکیتا شرما کی قیادت میں ایک خصوصی تفتیشی ٹیم (ایس آئی ٹی) تشکیل دی گئی ہے۔ ایڈیشنل پولیس کمشنر ہریش چندر نے کہا، "آئی آئی ٹی کے طالب علم کی شکایت پر اے سی پی محمد محسن خان کے خلاف ایف آئی آر درج کی گئی ہے۔ اسے ہیڈ کوارٹر سے منسلک کر دیا گیا ہے اور معاملے کی جانچ کے لیے ایک ایس آئی ٹی تشکیل دی گئی ہے۔ مزید کارروائی ایس آئی ٹی کی رپورٹ کی بنیاد پر کی جائے گی۔